حرفِ نعت
راجا رشید محمود
مکتبۂ ایوانِ نعت

حرفِ نعت

راجا رشید محمود

حرفِ نعت

(شاعر کا تیرھواں اُردو مجموعۂ نعت)

شاعر: راجا رشید محمود

(ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

صدر ''ایوانِ نعت رجسٹرڈ'' لاہور

پروف خوانی: شمیم اختر۔ کوثر پروین

کمپوزنگ/ ڈیزائننگ: رنی گرافکس' 5' حسن چیمبر' عقب مزار قطب الدین ایبک' نیو انارکلی لاہور۔ فون: 7230001

مطبع: نیو فائن پرنٹنگ پریس' لاہور

نگرانِ طباعت: راجا اختر محمود

اشاعت اول: یکم جون ۲۰۰۰

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ایک سو روپے

ناشر:

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل' نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور فون: 7463684

شہرِ محبت

مدینہ طیبہ

کی ناعت فضائوں کے نام

فہرست

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیِ سخا سرشت ﷺ
پھیلا ہوا سا دستِ تمنّا کہوں تجھے

عزیزو! جانتے ہو کیا، مرے دل میں ہے گھر کس کا
ہے سودا سر میں کیا، در ہے مرے پیشِ نظر کس کا

وہ گنبد کون سا ہے، وہ منارِ نور کیسا ہے؟
نظارہ روز کرتا ہوں میں تا حدِ نظر کس کا

کوئی جو صحنِ کعبہ میں بھی پوچھے، تو بتاؤں گا
کہ ہے مقصودِ دل، مطلوبِ روح و جاں نگر کس کا

کبھی غائب، کبھی حاضر جہاں میں نقشِ پا ان کا
یہ پیچھا کر رہے ہیں، دیکھیے، شمس و قمر کس کا

تلاوت سے بھی کیا یہ مسئلہ حل کر نہیں پائے
دکھائی دیتا ہے مداح خالق خود، مگر کس کا

جو سر پر سایہ رحمت ہوا تو پھر تمازت کیا
جو دل میں مصطفیٰ ﷺ ہوں گے تو پھر خوف و خطر کس کا

کہیں شہرِ پیمبر ﷺ مجھ کو آوازیں نہ دیتا ہو
یہ میرا قلبِ مضطر آج ہے پیغامبر کس کا

یہ کس نے فکر وفن کو نعت کے سانچے میں ڈھالا ہے
ملا ہے دل کے رستے سے پیامِ مختصر کس کا

خطا کے بوجھ سے، شرمِ گنہ سے، بارِ خجلت سے
درِ سرکارِ والا ﷺ سے نہیں اٹھتا ہے سر کس کا؟

فرشتے مجھ کو دوزخ کے، اگر گھوریں بھی تو کیا ہے
جو شافع ہیں مرے آقا ﷺ، تو غم کس کا، تو ڈر کس کا

یہ قدمینِ نبی ﷺ میں سر جھکائے کون بیٹھا ہے؟
نظر آتا ہے دنیا کو مقدر اوج پر کس کا

دیارِ اُنس و الفت تک رسائی کس کی قسمت ہے
تصور میرے آقا ﷺ کا، ہوا ہے ہم سفر کس کا

چھپائے گا ہر اک امت کو جو دامانِ رحمت میں
کرم ہو گا قیامت میں سبھوں کے حال پر کس کا

بہت کی کس کی خدمت زندگی میں اُمِ ایمنؓ نے
ابوطالبؓ حفاظت گر رہا ہے عمر بھر کس کا

سوا محمود سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت کے
مری تخیل پہ، ادراک پر ہوتا اثر کس کا

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

ہم کو بھی نعت گوئی کا کچھ حوصلہ ملا
خالق جو خود حضور ﷺ کا مدحت سرا ملا

شہرِ رسول ﷺ کی لگن ہر شخص کو لگی
ہر شخص اس گلی کا پتا پوچھتا ملا

جس ورد میں شریک خدائے کریم ہے
اک لطف اس میں قلب و نظر کو سوا ملا

جو نعت گو ہے، کیسے نہ ہو منزل آشنا
وہ خوش نصیب ہے، اسے یہ راستا ملا

میں جادہ مدیحِ نبی ﷺ کا ہوں رہ نورد
اس راستے میں جو بھی ملا، آشنا ملا

دیکھا ہے میں نے لوگوں کی نظروں کا اژدہام
ہر شخص سوئے بابِ حرم دیکھتا ملا

کیا پوچھتے ہو مجھ سے بھکاری کی شوکتیں
مختار کائنات ﷺ کا دولت کدہ ملا

روح الامینؑ مقامِ نبی ﷺ سے تھا آشنا
حرفِ ثنا جو عرش پر لکھا ہوا ملا

برزخ بیانِ بندہ و معبود ہیں نبی ﷺ
جس کو نبی ﷺ ملے ہیں، اسی کو خدا ملا

جب جل رہے تھے حشر کے میدان میں سبھی
سایہ درود خوانوں ہی کو عرش کا ملا

ممکن نہیں وہ لطف جو لفظوں میں آ سکے
جب پہلی بار شہرِ نبی ﷺ دیکھنا ملا

مجھ پہ مزید ہوتی رہی ہیں عنایتیں
ہر حاضری پہ لطف مجھے کچھ سوا ملا

ہم جب بھی شہرِ سرور و سرکار ﷺ میں گئے
عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کا عجب جمگھٹا ملا

بخشش کی، مرحمت کی یہی بارگاہ ہے
اس بارگہ میں جو بھی ملا، مانگتا ملا

محمود خوفِ مرگ مجھے اب ذرا نہیں
آبِ مدینہ کیا ملا، آبِ بقا ملا

☆☆☆☆☆

حقِ سرور ﷺ ہمیں خالق نے بتایا کیسا
راستہ بخشش و رحمت کا دکھایا کیسا

نعت ہے سنّتِ رب، اوجِ عقیدت کا نشاں
اس میں تشبیہ، اشارات، کنایہ کیسا

متبع آپ ﷺ کا، اللہ کا ٹھہرا محبوب
رب کو اک ایک عمل آپ کا بھایا کیسا

دے کے سرکار ﷺ نے پھر اذنِ حضوری ہم کو
رنجِ مہجوریِ طیبہ کو مٹایا کیسا

دستگیری ہوئی محشر میں، ذرا دیکھیے تو!
ہاتھ دامانِ پیمبر ﷺ کو بڑھایا کیسا

حشر میں رافتِ سرکار ﷺ کھلے گی سب پر
ہو گا ممنونِ کرم اپنا پرایا کیسا

نعتِ سرور ﷺ کے دواوین جو رکھے آگے
قدسیو! قرض عبادت کا چکایا کیسا

دیکھ لیتا ہوں مدینے کو میں جب چاہتا ہوں
منظر اک ایک نگاہوں میں سمایا کیسا

نیند سے قبل، درود آقا ﷺ پہ پڑھ کر میں نے
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگایا کیسا

گرمیِ حشر میں صلواتِ نبی ﷺ کے باعث
سائباں فرقِ گنہگار پہ چھایا کیسا

دم بخود سارے نبیؑ حشر میں رہ جائیں گے
اپنی امت کو پیمبر ﷺ نے بچایا کیسا

جانے اس بات پہ لوگوں کو تعجب کیوں ہے
نور جب جسم سراسر ہو تو سایہ کیسا

شہرِ سرکار ﷺ کو دیکھ آئے ہو، خوش قسمت ہو
کیا ہمیں یہ نہ بتاؤ گے کہ پایا کیسا

میرے سرکار ﷺ نے محمود مری بخشش کو
اپنے دامن میں عمل نامہ چھپایا کیسا

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک
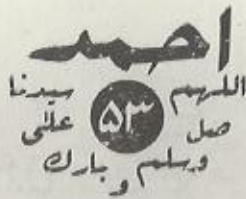
بھٹکا ہوا تو پھرتا ہے اے بے خبر! کہاں
صلِ علیٰ نہ ہو تو دعا میں اثر کہاں

دولت سرائے سرور و سرکار ﷺ کے سوا
دنیا میں اور ملتی ہے جائے مفر کہاں

طیبہ کو اعتبار کی آنکھوں سے دیکھیے
ملتا کہاں ہے، اس سے بڑا معتبر کہاں

جو خواب ہی میں شہرِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا
اس خوش نصیب کو رہی اپنی خبر کہاں

جس کو گدائیِ درِ سرکار ﷺ مل گئی
اس کی نظر میں حیثیتِ مال و زر کہاں

طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں
پہنچائے دے رہی ہے مری چشمِ تر کہاں

یا رب ہے مجھ کو نورِ بصیرت کی جستجو
یا رب! دیارِ طیبہ کی ہے رہ گزر کہاں

دیکھو تو ذرہ ہائے مدینہ کی رفعتیں
ان کے مقابل آئے گا نورِ قمر کہاں

یہ صُفّہ و قدمین ہیں، یہ ہے مواجہہ
اس سوچ میں ہوں غرق، رکھوں اپنا سر کہاں

جس کو زرِ غبارِ مدینہ نصیب ہو
اس کے قریب آئے تمنائے زر کہاں

اللہ کا ہے لطف و کرم، ورنہ دوستو!
ناچیز میں کہاں، مِرے آقا ﷺ کا در کہاں

طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پوری تری مراد
بے سود پھر رہا ہے مری جاں اِدھر کہاں

یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مری
میں کس جگہ ہوں اور ہے طیبہ نگر کہاں

سوچو کہ بیتِ ربِ کریم و حکیم سے
لے کر چلی ہے چشمِ حقیقت نگر کہاں

میری گزارشوں پہ کرم جو نبی ﷺ کے ہیں
کیا چھیڑوں اس کو، قصہ ہے یہ مختصر کہاں

مخلص نہ ہو جو رب سے، نہ اس کے حبیب ﷺ سے
رہزن سمجھیے اس کو، وہ ہے راہبر کہاں

کوئی زمیں پہ اور سرِ لامکاں کوئی
محمود سا بشر کہاں، خیر البشر ﷺ کہاں

☆☆☆☆☆

سوائے نعت کے، تحریر اور کیا ہو گی
ہماری خوبیِ تقدیر اور کیا ہو گی

نگاہیں ذکرِ نبی ﷺ میں ہیں باوضو ہر دم
ہماری روح کی تطہیر اور کیا ہو گی

کریم خود کو کہا رب نے، پھر نبی ﷺ کو کہا
کتابِ عشق کی تفسیر اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کے شہرِ مقدس میں ہم نے نعت پڑھی
ہمارے جذبوں کی تشہیر اور کیا ہو گی

کرم کا ہاتھ بڑھا کر نبی ﷺ نے تسکیں دی
بکا و آہ کی تاثیر اور کیا ہو گی

فضائے طیبہ سے اپنائیت مجسم ہے
خدا کے لطف کی تصویر اور کیا ہو گی

نہ جا سکا میں کہیں بھی سوا مدینے کے
جو پیار کی ہے، وہ زنجیر اور کیا ہو گی

اگر نہ گردِ مدینہ کا احترام کیا
تو ہو گی یہ تری تقصیر اور کیا ہو گی

پہنچ تو جاتے ہیں ہر سال شہرِ سرور ﷺ میں
ہمارے خواب کی تعبیر اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کے نور سے روشن ہے ایک اک ذرہ
خدائے پاک کی تنویر اور کیا ہو گی

رسائی دو سرکار ﷺ کے لیے رونا
اے دل بتا تو ہی، تدبیر اور کیا ہو گی

پہنچ سکا نہ میں دو سال شہرِ آقا ﷺ تک
خطا و جرم کی تعزیر اور کیا ہو گی

لو، چل پڑا ہوں دیارِ نبی ﷺ کے رستے پر
بہشت جانے کی تدبیر اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کے شہر سے خاکِ شفا اٹھا لائے
ہمارے واسطے اکسیر اور کیا ہو گی

بقیعِ پاک میں ہو بعدِ مرگ گھر اپنا
یہی ہے حسرتِ تعمیر اور کیا ہو گی

بجا کہا کہ ہے محمود مدح خوانِ نبی ﷺ
کسی کی عزت و توقیر اور کیا ہو گی

☆☆☆☆☆

جگہ عشقِ نبی ﷺ نے واقعی کی ہے مرے دل میں
یہی بس ایک صورت بہتری کی ہے مرے دل میں

ملی ہے مجھ کو ارشادات و تعلیماتِ قرآں سے
محبت جو حبیبِ ایزدی ﷺ کی ہے مرے دل میں

سرِ اشغالِ دنیا بھی، سرِ رودادِ محشر بھی
جو خواہش ہے تو مدحِ سیدیؐ کی ہے مرے دل میں

لگن، الفت، محبت، عزت و توقیر اور عظمت
خدا کی ہے مرے دل میں، نبیؐ کی ہے مرے دل میں

بلاتے ہیں مجھے ہر سال آقا ﷺ اپنی خدمت میں
کہ چاہت اس جگہ کی حاضری کی ہے مرے دل میں

احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہی اس کا باعث ہیں
جو وقعت فضلِ رب سے، راستی کی ہے مرے دل میں

سوائے نعت کے موضوع کوئی بھی نہیں بھاتا
بایں حالات خواہش شاعری کی ہے مرے دل میں

حضورِ پاک ﷺ خوش ہوتے ہیں اس سے، عزت
نبی پاک ﷺ کے ہر امتی کی ہے مرے دل میں

یہ اک ظلمت کدہ تھا، دل کہاں تھا میرے پہلو میں
مِرے سرکار ﷺ ہی نے روشنی کی ہے مرے دل میں

رہوں محروم آقا ﷺ آپ کی چشم عنایت سے
اگر وقعت کلاہ قیصری کی ہے مرے دل میں

سوا سرکار ﷺ کے، مدحت کسی کی مجھ سے کیسے ہو
جگہ، کیا پوچھتے ہو، ایک ہی کی ہے مرے دل میں

مرا جی بھر گیا محمود دنیا کے علائق سے
نبی ﷺ نے نعمتوں کی کب کمی کی ہے مرے دل میں

☆☆☆☆☆

جتنے بھی ہم نے زندگی بھر میں قضا کیے
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں وہ سجدے ادا کیے

ذاتِ نبیِ پاک ﷺ پہ جھگڑے ہوا کیے
لوگوں نے اس طرح کے بھی فتنے بپا کیے

جو اتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں رہے
ان پر خدا نے راز سبھی آئنہ کیے

دنیا میں تھے رذائلِ اخلاق جس قدر
انسانیت سے سب وہ نبی ﷺ نے جُدا کیے

میرے نبی ﷺ نے جادہ الفت پہ ڈال کر
ناآشنا تھے جتنے، سبھی آشنا کیے

مقبولِ رب ہوئے ہیں وہی فرض کی طرح
طیبہ کے ہجر میں جو نوافل ادا کیے

ہر سال شہرِ نور کو جانے کے واسطے
اسباب ربِ ہر دو جہاں نے عطا کیے

ہم نے عمل حدیثِ نبی ﷺ پر کبھی کیا؟
باتیں تو ہم حبیبِ خدا ﷺ کی سُنا کیے

پوچھا نبی ﷺ نے ہم سے تو ہو گا جواب کیا
وہ جو قبالے پاس تھے اپنے' وہ کیا کیے

ہر سال جائیں گے درِ سرور ﷺ پہ با ادب
مدت ہوئی ہے ہم کو یہی فیصلہ کیے

بارہ برس سے دل میں لیے آرزوئے موت
ہم رہ نوردِ شہرِ پیمبر ﷺ ہوا کیے

آقا ﷺ کے دشمنوں سے مروت؟ یہ کیا کیا!
گزرا ہے وقت کتنا نبی ﷺ سے وفا کیے؟

آقا ﷺ! سیاسیین سے ہم کو بچایئے
جو راہ زن تھے' وقت نے وہ رہنما کیے

محمود ہیں قبولِ درِ کبریا وہی
جذبے جو نذرِ شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ کیے

☆☆☆☆☆

جو فصلِ رب نہ ہو' منشائے ذوالجلال نہ ہو
زبان اپنی مدیحِ نبی ﷺ میں لال نہ ہو

کہاں مثیل و عدیل و نظیر اُن سا ملے
کہ جن کے خادموں تک کی کوئی مثال نہ ہو

دُعا یہ ہے کہ میسر نہ ہو کبھی مجھ کو
وہ لمحہ' جب مرا اُن کی طرف خیال نہ ہو

نبی ﷺ نے کی حق و باطل میں اس طرح تمیز
کبھی برائی بھلائی کا اتصال نہ ہو

بغیر مانگے ملے تجھ کو' شرط یہ ہے مگر
ترے لبوں پہ کبھی عمر بھر سوال نہ ہو

مرے حضور ﷺ کی جب چشمِ التفات ملے
یہ کس طرح ہو کہ زخموں کا اندمال نہ ہو

خدا کرے کہ رہوں شہرِ نور میں ایسے
وہاں حسابِ شب و روز و ماہ و سال نہ ہو

سفر نہ عمرے کی نیت سے میں کروں آغاز
اگر مدینہ رسائی کا احتمال نہ ہو

یقین ہو نہ اگر طیبہ تک پہنچنے کا
سوائے رنج کے، دل میں کوئی خیال نہ ہو

نبی ﷺ کا امتی ہو کر ہو معترض ان پر
حواس ہی کا کہیں یہ بھی اختلال نہ ہو

لگن وہ مجھ کو لگے شہرِ نور جانے کی
کہ ساری دنیا میں جس کی کوئی مثال نہ ہو

ہوا نہ آئے جو دار الشفائے طیبہ سے
طبیعت اپنی کسی طرح سے بحال نہ ہو

عطائے آقا ﷺ کی اس میں جھلکتی ہے تصویر
نہیں کہ مجھ سے کبھی اس کی دیکھ بھال نہ ہو

یہی ہے خواہشِ محمودِ معصیت پیشہ
سوا مدینہ طیب کے، ارتحال نہ ہو

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا

۵۳

رب نے سرور ﷺ کی مجھے مدح سرائی دی ہے
شعر گوؤں میں بایں وصف بڑائی دی ہے

اس کی یادوں کے کنول دل میں جلا رکھے ہیں
دکھ سے جس ہستی رحمت نے رہائی دی ہے

بادِ الطافِ مدینہ کا ہے جھونکا شاید
یہ جو دستک سی درِ دل پہ سنائی دی ہے

نعت میں رب نے اک اک نکتہ عیاں مجھ پہ کیا
ناخنِ شعر کو یوں عقدہ کشائی دی ہے

تاجِ سلطانی اسے ربِ جہاں نے بخشا
جس کو محبوب ﷺ کی چوکھٹ کی گدائی دی ہے

اس کو معراجِ محبت سے نوازا رب نے
شہرِ سرکار ﷺ میں جس کو بھی رسائی دی ہے

ہم بھی اب شاغلِ صلوات ہوئے جاتے ہیں
کیسی خالق نے ہمیں راہ نمائی دی ہے

جو کیا رب نے، کیا اپنے نبی ﷺ کی خاطر
مالکِ کل نے انھیں ساری خدائی دی ہے

میرے دل پر نہ ہو کس طرح سکینت وارد
میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دہائی دی ہے

مجھ پہ آقا ﷺ کی توجہ ہے، خوشا بخت مرا
رب نے نعت مجھے اک اک، مرے بھائی! دی ہے

میں کہ بیمارِ الم تھا مگر اب اچھا ہوں
مجھ کو طیبہ کی فضاؤں نے دوائی دی ہے

میں تو کچھ کہنے کے قابل ہی کہاں تھا لیکن
حشر میں نعت نے ہی حرف کشائی دی ہے

مجھ کو محمود بلایا ہے مرے آقا ﷺ نے
کوئی آواز خلاؤں سے سنائی دی ہے

☆☆☆☆☆

سر کہیے اسے، جس میں کہ سودائے نبی ﷺ ہے
دل کہیے اسے جس میں تمنائے نبی ﷺ ہے

جن لوگوں نے دیکھا اسے، رب ان سے ہے راضی
کیا صورتِ حق صورتِ زیبائے نبی ﷺ ہے

دیدار ہوا جس کو خدائے دو جہاں کا
دنیا میں فقط چشم تماشائے نبی ﷺ ہے

ہے مدعی آقا ﷺ کی محبت کا، موحد
توحید کا اعلان ہی دعوائے نبی ﷺ ہے

کیوں میری نگاہوں میں نہ ہوں عرش کے جلوے
آنکھوں میں مری، گنبدِ خضرائے نبی ﷺ ہے

جرات بھی، شجاعت بھی، سنو! ختم ہے ان پر
بے مثل اگر صبر و شکیبائے نبی ﷺ ہے

یہ نکتہ سجھایا ہمیں قرآنِ مبیں نے
منشائے خدا وہ ہے جو منشائے نبی ﷺ ہے

امروزِ نبی ﷺ ہے یہ جہانِ گزراں بھی
اور روزِ قیامت بھی تو فردائے نبی ﷺ ہے

اس آنکھ کو آتے ہیں نظر جلوے خدا کے
جس آنکھ میں منقوش سراپائے نبی ﷺ ہے

جو دیکھ سکے ذاتِ احد اور نہ جھپکے
ایسا تو بس اک دیدہ بینائے نبی ﷺ ہے

جو بات نبی ﷺ کی ہے، وہ خالق کا ہے فرماں
الہام سراسر ہے جو رویائے نبی ﷺ ہے

محشر میں نہ شنوائی کسی اور کی ہو گی
منظور خدا ہے تو وہ ایمائے نبی ﷺ ہے

سر اس کا، سوا رب کے، کہیں اور نہ ہو خم
جو امتی ہے، اس سے تقاضائے نبی ﷺ ہے

ناموسِ نبی ﷺ کے ہیں محافظ جو مسلماں
تو ذاتِ خداوند بھی شیدائے نبی ﷺ ہے

محمود ہو کیا عہدہ برآ مدحِ نبی ﷺ سے
جب ربِ جہاں صرف شناسائے نبی ﷺ ہے

☆☆☆☆☆

افشا جو اہلِ عشق نے رازِ بقا کیا
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کے سوا اور کیا کیا

میں آشنائے سرِ حقیقت ہوا تھا تب
خود کو دیارِ پاک سے جب آشنا کیا

پروازِ فکر عرشِ بریں تک بھری ہوئی
واللہ سر کا تاج جب وہ نقشِ پا کیا

ہر شعبہ حیات میں پائیں نہ کیوں فلاح
ہادی بنایا اپنا انھیں رہنما کیا

سایہ فگن خدا کا کرم ہم پہ ہو گیا
جب حلقہ درودِ پیمبر ﷺ بپا کیا

پہنچا جونہی میں گنبدِ خضرا کے سامنے
مجھ کو گدازِ دل نے وہاں جبہہ سا کیا

کس وقت، کس مہینے میں، کس دن فقیر نے
ان ﷺ کے خیالِ پاک کو خود سے جدا کیا

کیوں سر بسجدہ میں نہ رہوں پیشِ کبریا
جس نے مجھے حضور ﷺ کا مدحت سرا کیا

چہ جائیکہ میں ڈھونڈتا ان کو بروزِ حشر
آقا ﷺ نے خود فرشتوں سے میرا پتا کیا

بادِ نسیمِ طیبہ پذیرائی کو چلی
نعتِ رسول ﷺ کہنے کا جب کچھ حوصلہ کیا

شکوہ بہ لب رہے ہیں ہزاروں خدا سے لوگ
آقا ﷺ سے بھی کسی نے بتاؤ' گلہ کیا؟

دیوان ان کو نعتِ نبی ﷺ کے دکھاؤں گا
پوچھیں گے جب فرشتے کہ دنیا میں کیا کیا

جب چاہا' دیں حضور ﷺ مجھے اذنِ حاضری
اس کے لیے وظیفہ صل علی کیا

سر کو جھکایا' نعت کہی' پاؤں چھو لیے
جو کچھ کیا ہے حشر میں' وہ برملا کیا

کیسے بتاؤں' طیبہ میں کیسے ہوا ورود
اور حاضری کے کیف نے کیا کیا مزا کیا

محمود مجھ کو اپنی محبت نبی ﷺ نے دی
یوں روحِ دیں کو میرے لیے آئنہ کیا

☆☆☆☆☆

نہیں ہے ربط کسی اور کی ثنا سے مجھے
علاقہ نعتِ پیمبر ﷺ سے ہے سدا سے مجھے

مجھے تو نعت کی لوری ملی تھی اماں سے
نبی ﷺ کی مدح سے ہے پیار ابتدا سے مجھے

رہے محبتِ سرکارِ دو جہاں ﷺ قائم
نہ کچھ جزا سے ہے مطلب' نہ کچھ سزا سے مجھے

سنائے شہرِ رسولِ کریم ﷺ کی باتیں
توقع ایک یہی ہے ہر آشنا سے مجھے

رہا ہے محکم و دائم تعلقِ خاطر
نبی ﷺ کی آل ؓ سے' اصحابِ باصفا سے مجھے

یہ غم نہیں کہ زمانہ نہیں مرا دمساز
جو کام ہے تو ہے سرکار ﷺ کی رضا سے مجھے

نبیِ پاک ﷺ جو ہیں دوستدار اور ناصر
تو کام کشتی سے مجھ کو نہ ناخدا سے مجھے

رہے گا ایک تعلق قیامِ محشر تک
مرے نبیِ مکرم ﷺ کے نقشِ پا سے مجھے

جو شہ سے ہوتا ہے ہر جاں نثار خادم کا
تعلق اس سے بھی بڑھ کر ہے مصطفیٰ ﷺ سے مجھے

نبی ﷺ نے ایسا کیا میرے دل کو مستغنی
کہ واسطہ ہی نہیں کوئی اغنیا سے مجھے

میں جب بھی مولدِ محبوبِ کبریا ﷺ پہنچا
زیارتوں کا تعلق رہا حرا سے مجھے

حرم کے بعد، سنو! دعویٰ محبت ہے
اُحد پہاڑ سے اور مسجدِ قُبا سے مجھے

گلے لگاؤں جو طیبہ میں اس سے ملنا ہو
نہ خوف و حزن ذرا سا بھی ہو قضا سے مجھے

''چلو بلاتے ہیں سرکار ﷺ تم کو طیبہ میں''
پیام ہو گیا موصول پھر صبا سے مجھے

بروزِ حشر بھی محمود کام آئے گا
ملا ہے صدقہ جو دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے مجھے

☆☆☆☆☆

بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حالِ زبوں رو کر
کہ اعزاز ان سے پا بیٹھا نہیں کیا کیا ستوں رو کر

خدا نے کر دیا ہے سربلند اس کو زمانے میں
نبی ﷺ کے در پہ آ بیٹھا کوئی جب سرنگوں رو کر

وہاں گریہ سے ملتی ہے سکینت اور طمانینت
ہوا ہوں طیبہ اقدس میں میں بھی پُرسکوں رو کر

کرم سرکار ﷺ کا مجھ پر ہوا سب سے الگ ایسے
ملا شوقِ فزوں رو کر، ملا ذوقِ فزوں رو کر

حصارِ رحمتِ سرکار ﷺ میں فی الفور آ جائے
کرے جو یاد آقا ﷺ کو کوئی صاحب جنوں رو کر

اسی لمحے مسرت بھی عطا کرتا ہے رب میرا
نبی ﷺ کی یاد میں جس وقت میں آنسو پیوں رو کر

وہاں کے ذرے بھی ہنستے ہوئے ملتے ہیں احقر سے
میں جب بھی سوئے شہرِ آقا و مولا ﷺ چلوں رو کر

میں جتنی بار بھی قدمین کی معراج پاؤں گا
نکالوں گا وہاں پر اپنا سوزِ اندروں رو کر

مِرے آقا ﷺ پذیرائی اسی دم اس کی کرتے ہیں
درِ سرکار ﷺ پر جو بھی گزارش میں کروں رو کر

زبوں حال آپ کی امت کا ہے ہر فرد دنیا میں
خدارا ان کے ناصر ہوں، کہے دیتا ہوں خوں رو کر

میں ہنستا مسکراتا جاؤں گا محمود جنت میں
اگر ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ میں، میں جیوں رو کر!

☆☆☆☆☆

احمد

اللہم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

زبانوں پہ مدح و ثنا آپ ﷺ کی ہے
حکومت دلوں پر بجا آپ ﷺ کی ہے

اُدھر کی بھی عقبیٰ ہے محتاج ان کی
اِدھر کی بھی دنیا گدا آپ ﷺ کی ہے

حضور ﷺ آپ واقف ہیں، سب جانتے ہیں
یہ دل ہے، یہ اس میں وِلا آپ ﷺ کی ہے

رضا آپ ﷺ کی جب خدا چاہتا ہے
تو مطلوب سب کو رضا آپ ﷺ کی ہے

فضیلت ہے نبیوںؑ کو اک دوسرے پر
مگر ان میں عظمت سوا آپ ﷺ کی ہے

زمین و زماں، آسماں، سب مِرے ہیں
ہوں میں اور دولت سرا آپ ﷺ کی ہے

مرے دل میں ہیں ولولے آپ ﷺ ہی کے
مرے لب پہ مدحت سدا آپ ﷺ کی ہے

خیر ملہمِ غیب سے پا رہا ہوں
لگن دل کو صبح و مسا آپ ﷺ کی ہے

جو ہر خیر کی ابتدا آپ ﷺ ٹھہرے
تو ہر خیر کی انتہا آپ ﷺ کی ہے

ملائک بھی اس کی ثنا کر رہے ہیں
وہ جس کے لبوں پر ثنا آپ ﷺ کی ہے

نہ ہوتے جو سرکار ﷺ، کچھ بھی نہ ہوتا
سنو! زندگی بھی عطا آپ ﷺ کی ہے

یہ دنیا، یہ عقبیٰ، یہ کوثر، یہ جنت
کئی بار رب نے کہا، آپ ﷺ کی ہے

اٹھیں ہاتھ پھر کاش اُمت کی خاطر
جو مقبولِ رب ہے، دعا آپ ﷺ کی ہے

جو دل میں ہے محمودِ عاصی کے الفت
خدائے دو عالم کی، یا آپ ﷺ کی ہے

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

آقا ﷺ اقدم ہیں نبی اور ہیں مرسل آخر
ان کا آخر جو ہے اول، تو ہے اول آخر

الفتِ رحمتِ عالم ﷺ کی فراوانی سے
دل کے آئینے کو کر ڈالا ہے صیقل آخر

وہ دیا نور کا ہیں، کسبِ ضیا ان سے کرو
چھٹ کے رہ جائیں گے ظلمات کے بادل آخر

ہر طرف ابرِ کرم ان کا برس جاتا ہے
اس طرح ایک ہوئے جاتے ہیں جل تھل آخر

بڑھ کے آقا ﷺ سے، جہاں میں کوئی ہو گا کیسے
تھے وہی فوق میں اول، وہی افضل آخر

اُنسِ سرکار ﷺ ہی لائے گا بہاروں کا پیام
نخلِ اخلاق و محبت کی ہے کونپل آخر

باتیں حق کی ہوں کہ ہو نعتِ رسولِ اکرم ﷺ
ان سے باطل کے نکل جائیں گے کس بل آخر

یہ احادیثِ نبی ﷺ سے ہمیں معلوم ہوا
بخشوائیں گے گنہگاروں کو مرسل ﷺ آخر

یہ حقیقت ہوئی قرآنِ مبیں سے ظاہر
عظمتِ سرور عالم ﷺ ہی ہے اول آخر

میرے سرکار ﷺ کا ہر حرف حدیثِ کامل
میرے سرکار ﷺ کا ہر قول ہے اکمل آخر

جس مصیبت میں بھی ہو، دوستو! طیبہ آؤ
ہر پریشانی کا ہوتا ہے کوئی حل آخر

سکہ دنیا میں بھی چلتا ہے حبیبِ حق ﷺ کا
ہو گا محشر میں بھی قولِ ان کا ہی فیصل آخر

میرے آقا ﷺ نے یہ ابلیس کے بارے میں کہا
ارزل اول ہے وہی، ہے وہی ارزل آخر

کہیں آقا ﷺ سے تعلق میں نہ آئی ہو کمی
قوتِ بازوئے مسلم جو ہوئی شل آخر

مجھ کو محمود مدینے میں جو پہنچاتی ہے
کیا نہیں ہے یہ مرے قلب کی ہل چل آخر

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

نعت گوؤں میں ذرا نام لکھاتے جاؤ
آؤ! اس کام سے تقدیر بناتے جاؤ

پائیں اعزاز ملائک بھی ہم آوازی کا
گیت جو مدحتِ سرکار ﷺ کے گاتے جاؤ

ذکر سُن سُن کے شفاعت کے حسیں وعدوں کا
حوصلہ اپنی امنگوں کا بڑھاتے جاؤ

ہے اسی طرح سے جنت میں رسائی ممکن
جانبِ شہرِ نبی ﷺ سب کو بلاتے جاؤ

شاملِ حلقہ صلوات ہیں گرچہ احباب
کچھ نئے لوگوں کو بھی ساتھ ملاتے جاؤ

ذکرِ سرکارِ مدینہ ﷺ کا مسلسل کر کے
ہمدمو! نیند کے ماتوں کو جگاتے جاؤ

قبر میں جو بھی سوالات فرشتے پوچھیں
نغمہ نعتِ نبی ﷺ ان کو سناتے جاؤ

شہرِ سرکار ﷺ کی جانب کو رواں ہو جس وقت
خونِ دل اشکِ ندامت سے بہاتے جاؤ

ذکرِ حق کرتے ہوئے، مدحِ رسولِ حق ﷺ سے
بجلیاں خرمنِ باطل پہ گراتے جاؤ

یادِ طیبہ میں مگن ہو کے پڑھو نعتِ رسول ﷺ
غم و اندوہ کا احساس مٹاتے جاؤ

شوق سے نعت سنو، دل سے پڑھو صلِ علیٰ
جوق در جوق جو تم بزم میں آتے جاؤ

اپنی نعتوں سے کیے جاؤ نبی ﷺ کو محظوظ
داد و تحسین فرشتوں سے بھی پاتے جاؤ

اس کے رد ہونے کی محمود نہ گنجائش ہو
ہر عبادت کو درودوں سے سجاتے جاؤ

☆☆☆☆☆

دل کو میرے خالق و مالک نے کیا درپن دیا
ہو گیا ہے اس میں یادِ طیبہ کا روشن دیا

مدحِ آقا ﷺ نظم میں اور نثر میں یکساں ہوئی
بس اسی خاطر دیا، رب نے جو علم و فن دیا

جھولی پھیلا دوں، مری جانب سے اتنی دیر تھی
رحمتوں سے بھر مرے سرکار ﷺ نے آنگن دیا

جو مجھے ہر روز پہنچاتا ہے شہرِ نور تک
برق رو رب نے مجھے تخییل کا توسن دیا

رب نے روزِ حشر اپنے فضل سے، اکرام سے
میرے ہاتھوں میں، مرے سرکار ﷺ کا دامن دیا

نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے ہے روشن کائنات
اس تصور نے مری سوچوں کو اُجلا پن دیا

بیشتر لمحے بسر ہوتے ہیں جس کے نعت میں
خالق و مالک نے مجھ بندے کو وہ جیون دیا

تاکتا ہوں جس سے پیہم روضۂ پُرنور کو
رب نے میری روح کو ایسا بھی اک روزن دیا

جس کے ہر ذرے میں ہیں اپنائیت کی لذتیں
طیبہ سا رب نے نبیِ پاک ﷺ کو مسکن دیا

قومِ مسلم کو بھی خوشخبری وہی درکار ہے
آپ ﷺ نے صدیقؓ کو جو حکم 'لا تحزن'' دیا

ان کو محمود اپنی قسمت پر نہ کیونکر ناز ہو
اپنے زیرِ سایہ آقا ﷺ نے جنھیں مدفن دیا

☆☆☆☆☆

جو لفظ بھی ہے تیرا' لطافت مآب ہے
لب پر اگر درودِ رسالت مآب ﷺ ہے

ان کے لیے بلند کیا ہے خدا نے خود
ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ رفعت مآب ہے

احساس جس کو ہو گیا ان کے مقام کا
سر تا بہ پا بشر وہ بصیرت مآب ہے

آقا ﷺ کے ذکرِ پاک میں ہے لازمی ادب
واحد یہ ذکر ہے جو نزاکت مآب ہے

اظہارِ مرتبہ میں' علو میں حضور ﷺ کے
ہر تر زبان آج تک لکنت مآب ہے

ان میں کہو' جہان جو رب نے کیے ہیں خلق
کیا فرد اور بھی کوئی رحمت مآب ہے؟

سرکار ﷺ سے زیادہ حیا کب کسی میں تھی
اک اک ادا رسول ﷺ کی عفت مآب ہے

پنہاں ہے اس میں فکر و فن و فہم کا جہاں
جو بات مصطفیٰ ﷺ کی ہے، حکمت مآب ہے

رب اور حبیبِ رب ﷺ میں دوئی کا نہ ذکر کر
یہ وہ مجاز ہے جو حقیقت مآب ہے

رمزِ عمومیت بھی کھلے گی بروزِ حشر
آقا ﷺ کی بات بات شفاعت مآب ہے

دنیا کی ساری لذتوں سے بے نیاز ہوں
طیبہؔ کا تذکرہ مجھے لذت مآب ہے

اب اُس میں پورا شہرِ منور سما گیا
سرکار ﷺ کا حرم جو ہے، وسعت مآب ہے

آقا ﷺ مجھے بلاتے رہیں گے خود اپنے پاس
محمود میرا قلب جو حسرت مآب ہے

☆☆☆☆☆

پھر دوری مدینہ نے بے تاب کردیا
پھر ایک مشتِ خاک کو سیماب کر دیا

افتادگاں کو کس نے کیا نہ فلک نشاں
ذروں کو کس نے روکشِ مہتاب کر دیا

ہر بار ہم نے ذکرِ نبی ﷺ سے، خدا گواہ
خوش اپنا سارا حلقۂ احباب کر دیا

رب نے فروغِ نورِ رسالت سے بے دریغ
ہر ذرہ مدینہ جہاں تاب کر دیا

آسان کی خدا نے محبت حضور ﷺ کی
دریا جو آیا راہ میں، پایاب کر دیا

ذکرِ لطیفِ مدحِ رسولِ کریم ﷺ کو
اللہ نے بہشت کا اک باب کر دیا

مدح نبی ﷺ کے واسطے دے کر سخن کا ذوق
خالق نے ہم کو بستۂ آداب کر دیا

اُمیدِ دیدِ طیبہ میں ربِ کریم نے
ہر آرزو کو دیدہ پر آب کر دیا

وابستگیِ دامنِ آلِ رسول ﷺ نے
پابندِ ذوقِ الفتِ اصحاب ﷺ کر دیا

وردِ درودِ پاک کی کثرت کے فیض نے
ہم کو پسندِ خاطرِ احباب کر دیا

ارقامِ نعت و سیرت اور شہرِ نبی ﷺ کی دید
پورا مرے خدا نے ہر اک خواب کر دیا

فردِ عمل کو میں نے خود، نعتِ نبی ﷺ کے ساتھ
بے خوف پیشِ خدمتِ توّاب کردیا

طیبہ کے شوقِ دید میں، لطفِ حضور ﷺ نے
آزادِ بارِ زحمتِ اسباب کردیا

محمود شوقِ صفہ و قدمین نے مجھے
ہر سال طیبہ جانے کو بے تاب کردیا

☆☆☆☆☆

سوا نعت کے، اور نہ ہو کام ہرگز
نہیں اور خالق کا پیغام ہرگز

درِ مصطفیٰ ﷺ کا بھکاری بنا رہ
نہ دامن کسی اور کا تھام ہرگز

چلے جو نبی ﷺ کی اطاعت کی رہ پر
ہوئے ہیں، نہ ہوں گے وہ ناکام ہرگز

نہ ہم مدحِ سرور ﷺ سے بے گانہ ہوں گے
کسی صبح ہرگز، کسی شام ہرگز

جو پوشیدہ اسرا کے اَسرار میں ہے
نہ وہ بات کہیے سرِ عام ہرگز

جو لذت کشِ آبِ طیبہ نہیں ہے
نہ پائے گا کوثر کا وہ جام ہرگز

کریں گے نہ مدح و ثنا اور کسی کی
بناب پیغمبر ﷺ کے خدام ہرگز

اگر نامِ آقا ﷺ لبوں پر سدا ہو
نہ آئیں گے نزدیک آلام ہرگز

ہم اپنے نبی ﷺ کے علاوہ کسی کی
نہیں کرتے تعریف ارقام ہرگز

ہوئے آشنا شہرِ آقا ﷺ سے ایسے
نہ بھولے وہاں کے درو بام ہرگز

کبھی ہم نے منہ موڑا ذکر نبی ﷺ سے؟
لگے ہیں نہ ہم پر یہ الزام ہرگز

نہیں حشر تک کے لیے مجھ کو اک بھی
سوائے مدیحِ نبی ﷺ کام ہرگز

نہ جب تک نبی ﷺ قبر میں دیکھ لیں گے
نہ کھولیں گے ہم اپنا احرام ہرگز

وہ کذاب تھا' جھوٹ تھیں اس کی باتیں
نہ ہوتا تھا مرزا کو الہام ہرگز

محبت ہے محمود محبوبِ حق ﷺ کی
نہیں اور مفہومِ اسلام ہرگز

☆☆☆☆☆

محبتوں کا جو دل پر نزول ہو جائے
تو جاری لب پہ مدیحِ رسول ﷺ ہو جائے

حضور ﷺ طیبہ میں کرتے ہیں اس کی دلداری
کوئی جو دل زدہ اس جا ملول ہو جائے

مری ہو حاضری ہر سال شہرِ آقا ﷺ میں
دعا بہ بارگہِ رب قبول ہو جائے

ملی ہے الفتِ طیبہ میں مجھ کو یہ تخصیص
جو خار نظروں میں آئے' وہ پھول ہو جائے

جہاں حضور ﷺ کی نعتیں ہوں' ان کا ذکر چلے
وہیں پہ رحمتِ حق کا نزول ہو جائے

حضور ﷺ آپ سماعت کریں جو بات مری
بیانِ عرضِ تمنا میں طول ہو جائے

جو رد ہوئی ہے عبادت تری، دعا یہ کر
درودِ پاکِ پیمبر ﷺ قبول ہو جائے

جو مسکرا کے ذرا دیکھ لیں مجھے آقا ﷺ
تو خندہ زن مرا قلبِ ملول ہو جائے

اسے حضور ﷺ رکھیں گے حصارِ الفت میں
جو نعت گوئی کسی کا اصول ہو جائے

جسد یہ میرا بھی رفعت مآب کہلائے
اگر مدینے کی راہوں کی دھول ہو جائے

دعا اک ایک جو میں نے مدینہ میں کی ہے
وہ مستجاب، طفیلِ بتولؓ ہو جائے

بس اتنی سی ہے تمنائے دل مری محمود
ثنا گروں میں نبی ﷺ کے، شمول ہو جائے

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا

۵۳

لفظ جو بھی میرے ہونٹوں سے ادا ہوتا گیا
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صدا ہوتا گیا

مجھ کو اذنِ حاضری آقا ﷺ نے بخشا بار بار
ہجر میں جو بھی کیا نالہ، رسا ہوتا گیا

ابتدائے معذرت سے انتہائے عرض تک
رافتوں سے پُر مرا دستِ دعا ہوتا گیا

ہر مشامِ جاں میں اتری مہر و مہ کی روشنی
داغِ دل آقا ﷺ کی فرقت میں دِیا ہوتا گیا

زندگی ہوتی گئی میری سکینت آشنا
ذکرِ یادِ مصطفیٰ ﷺ راحت فزا ہوتا گیا

درد و رنج و غم کا استیصال یوں ممکن ہوا
اسمِ آقا ﷺ ایک اک دکھ کی دوا ہوتا گیا

عشقِ سرور ﷺ کا تصرف لوحِ قسمت پر بھی ہے
کون کہتا ہے، مقدر کا لکھا ہوتا گیا

چشمِ رحمت سرورِ کونین ﷺ کی ہوتی گئی
مجھ پہ گویا اس طرح فضلِ خدا ہوتا گیا

میں بھلا کیونکر مدیحِ مصطفیٰ ﷺ سے دور ہوں
بات اس سے بن گئی، میرا بھلا ہوتا گیا

ہر قدم طیبہ کو اٹھا ہے لرزتا کانپتا
معصیت کا خوف دل میں کیا سے کیا ہوتا گیا

اختیاراتِ نبی ﷺ کا پوچھتے ہو، لو سنو
جو مرے سرکار ﷺ نے فرما دیا، ہوتا گیا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں کاوشیں کرتے ہوئے
سچ ہے، میں بھی محرمِ رازِ بقا ہوتا گیا

سال کے گیارہ مہینوں میں ہمارے واسطے
ہجر کا اک ایک پل صبر آزما ہوتا گیا

میں جو الجھا ہی نہیں محمود ترکیبات میں
میرا اُسلوبِ ثنا سب سے جُدا ہوتا گیا

☆☆☆☆☆

نبی ﷺ کی ذات پر دار و مدارِ آدمیت ہے
ثنائے مصطفیٰ ﷺ وجہِ قرارِ آدمیت ہے

محبت محسنِ انسانیت ﷺ کی ذات سے ہونا
شرفِ انسانیت کا اور شعارِ آدمیت ہے

گلستانِ بنی آدم اسی سے گل بداماں ہے
نسیمِ طیبہ ہی وجہِ بہارِ آدمیت ہے

رسولِ پاک ﷺ کے احکام پر ہونا عمل پیرا
اسی بنیاد پر قائم وقارِ آدمیت ہے

وظیفہ یہ نہ ہوتا، تو کہاں ہوتے بنی آدم
درودِ پاک دنیا میں حصارِ آدمیت ہے

نبیِ محترم ﷺ جب محسنِ اعظم ہیں انساں کے
تو مداحِ نبی ﷺ مدحت نگارِ آدمیت ہے

حضورِ سرورِ والا ﷺ کے دونوں رخ مسلّم ہیں
وہ نورِ حق بھی ہے جو شاہکارِ آدمیت ہے

علم اونچا کیا سرکار ﷺ نے انساں کی عظمت کا
جو ہے خادم نبی ﷺ کا شہر یارِ آدمیت ہے

ثنائے سیدِ والا ﷺ کرے تقلیدِ خالق میں
یہی رب کی طرف سے اختیارِ آدمیت ہے

نبی ﷺ کے دم سے ہم بھی اشرف المخلوق کہلائے
محبّ سرکار ﷺ کا' پروردگارِ آدمیت ہے

بشر ہیں میرے سرور ﷺ' سچ' مگر محبوب ہیں رب کے
اسی احساس پر تو انحصارِ آدمیت ہے

سکینت کی جگہ بھی ہے' مقامِ شادمانی بھی
مدینہ طیبہ دار القرارِ آدمیت ہے

رسائی کا جو ہے محمود پہلا دن مدینے میں
مرے نزدیک تو روزِ شمارِ آدمیت ہے

☆☆☆☆☆

کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عشق میں اپنا کہوں تجھے

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیِ سخا سرشت ﷺ
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے

اے ربِ کائنات! یہ تجھ پر دلیل ہے
آقا ﷺ کی رفعتوں کا شناسا کہوں تجھے

اے دوست! میں بلائیں نہ لوں کس طرح تری
جب میں نبیِ پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے

اے ہم نفس! درودِ نبی ﷺ میں جو ہو مگن
نورِ پیمبری ﷺ کا تجلی کہوں تجھے

اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے ملے
تیری قسم ہے' دائماً "جینا" کہوں تجھے

تو ہے علو نصیب' مرے توسنِ خیال
مدحت گرِ دیارِ مدینہ کہوں تجھے

جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے

اس درجہ تو حسینؔ دلآویز اس قدر!
عشقِ رسول ﷺ! حُسنِ سراپا کہوں تجھے

خاطر میں تُو کسی کو جو لاتا نہیں ذرا
اے دل! نہ کیوں حضور ﷺ کا بندہ کہوں تجھے

سرکار ﷺ کا مقام تو ہے ماورائے عرش
روح الامینؑ! فقط ''فلک پیما'' کہوں تجھے

گر تو رسا حقیقتِ سرکار ﷺ تک نہ ہو
عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے

دیکھے جو سرزمینِ مدینہ کو تو فقط
غضِ بصر میں چشمِ تماشا کہوں تجھے

طیبہ کو جا رہا ہے، عقیدت نہیں ہے ساتھ
زائر نہیں، میں سائرِ طیبہ کہوں تجھے

بے شک تو گھر خدا کا تھا، حُرمت نشان تھا
لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قبلہ کہوں تجھے

آوازہ مدیحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
محمود پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے

☆☆☆☆☆

حاصل حضور ﷺ کی ہو تجھے گر رضا ذرا
پڑھ نعتِ پاک آپ ﷺ کی، پھر مسکرا ذرا

جو کچھ ازل سے تا بہ ابد ہو گا اور ہوا
ہر چیز سامنے ہے نبی ﷺ کے، ذرا ذرا

نظرِ کرم حضور ﷺ کی جب ہو گئی نصیب
کچھ بھی نہ چاہے یہ دلِ بے مدعا ذرا

بڑھتا ہے اور فضل و ترحم ودود کا
کرتا ہوں جب میں اپنے نبی ﷺ کی ثنا ذرا

ہو جائے سر بلند مرا افتخار سے
میری طرف نظر جو کریں مصطفیٰ ﷺ ذرا

دُھل جائے گی سیاہیِ فردِ عمل وہیں
فرمائیں گے جب آقا ﷺ مرے، اعتنا ذرا

ہے جس کے پاس مایہ عشقِ رسولِ پاک ﷺ
مرعوب کیا کریں گے اسے اغنیا ذرا

حرفِ قبول آپ لپکتا ہے عرش سے
سرکار ﷺ جو اٹھاتے ہیں دستِ دعا ذرا

غیرِ رسولِ پاک ﷺ کی مدحت میں دوستو
پوچھو جو مجھ سے، کوئی نہیں فائدہ ذرا

رضواں! نہ کھول مجھ پہ بہشتِ بریں کا در
پہلے تو مجھ کو شہرِ پیمبر ﷺ دکھا ذرا

مہجوریِ مدینہ میں جو دل کا حال ہے
آقا ﷺ کو علم ہے، تو نہ چاہے سُنا ذرا

توفیقِ رب نہ ہو تو ہو طیبہ رسائی کیا
کس کا ہے اس معاملے میں ادّعا ذرا

جاؤں، رسولِ پاک ﷺ کی چوکھٹ کو چوم لوں
مہلت جو مجھ کو دے سکے دستِ قضا ذرا

ہم منہ چھپاتے پھرتے تھے پہلے تو حشر میں
سرکار ﷺ کے کرم سے ہوا آسرا ذرا

نعتیں حضور ﷺ کے درِ دولت پہ پڑھ سکوں
محمود ہو کرم تو ہوں میں لب کشا ذرا

☆☆☆☆☆

جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے
نبی ﷺ کی نعت کا سا ہو گیا ہے

نبی ﷺ تشریف لائے جب سے اس میں
یہ دل عرشِ عُلا سا ہو گیا ہے

اثر ہے سب یہ معراجِ نبی ﷺ کا
مہِ نو نقشِ پا سا ہو گیا ہے

جو ہے جبریلؑ درباں، ہم ہیں زائر
وہ اپنا یوں شناسا ہو گیا ہے

جھلکتا ہے کرم آقا ﷺ کا اس میں
مرا دل آئنہ سا ہو گیا ہے

نہیں آیا ابھی اذنِ حضوری
مگر کچھ آسرا سا ہو گیا ہے

وہ جس طیبہ کے ہیں بیمار ہم بھی
وہی دارالشفا سا ہو گیا ہے

نبی ﷺ کے در پہ دریوزہ گری کو
یہ دیکھو جمگھٹا سا ہو گیا ہے

میں کیا مانگوں درِ آقا ﷺ پہ جا کر
مرا لبریز کاسہ ہو گیا ہے

مدینے سال میں اک بار جانا
بہت صبر آزما سا ہو گیا ہے

رقم کرتا ہوں جس قرطاس پر نعت
وہ دامانِ دعا سا ہو گیا ہے

دلِ تسبیح خوانِ لطفِ آقا ﷺ
ربابِ نغمہ زا سا ہو گیا ہے

اِدھر کیونکر نہ ہو پھر ذکرِ طیبہ
اُدھر جو تذکرہ سا ہو گیا ہے

اُحُد جس کو محبت ہے نبی ﷺ سے
ہمارا بھی شناسا ہو گیا ہے

ابھی طیبہ کی منزل سے جو ہے دور
وہ دل درد آشنا سا ہو گیا ہے

قدم رنجہ اِدھر بھی کاش فرمائیں
مِرا دل بھی حرا سا ہو گیا ہے

خدا کی حمد کہتا ہوں تو ہر حرف
پیمبر ﷺ کی ثنا سا ہو گیا ہے

رہِ طیبہ میں ہے ویزے کی مشکل
یہ کیسا فاصلہ سا ہو گیا ہے

عطش طیبہ میں زمزم سے بُجھا تُو
جو پھر اک بار پیاسا ہو گیا ہے

قلم محمود کا محوِ ثنا ہے
ذرا یہ خود ستا سا ہو گیا ہے

☆☆☆☆☆

شہرِ آقا ﷺ میں بہ اذنِ لم یزل آتا ہوں
بے نیازِ ثروتِ اہلِ دول آتا ہوں میں

سوئے کعبہ سر اٹھا کر دیکھتا ہوں، دوستو
اور دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں سر کے بل آتا ہوں میں

بے بضاعت، بے عمل جاتا ہوں شہرِ نور کو
واپسی پہ لے کے سو درسِ عمل آتا ہوں میں

ہر برس آتے ہو کیوں؟ یہ پوچھتے ہو تو سنو
نوش کرنے طیبہ میں جامِ اجل آتا ہوں میں

اس جہانِ آب و گِل میں دل نہیں لگتا کہیں
جا کے طیبہ کی فضاؤں سے بہل آتا ہوں میں

جب شفق نعتوں کی ہونٹوں پر بکھر جانے لگے
ظلم کو پیروں تلے اس دم مسل آتا ہوں میں

جب بلاتے ہیں پیمبر ﷺ بارگاہِ ناز میں
بے نیازِ خوفِ اسباب و علل آتا ہوں میں

ماہِ طیبہ ﷺ کی ضیا پاتا ہوں اپنی روح میں
یوں جلو میں لے کے انوارِ ازل آتا ہوں میں

آپ کے دربار پر آقا ﷺ، محبت کے سبب
گو ہے خالی کیسۂ علم و عمل، آتا ہوں میں

ہاتھ جب لکھتے ہیں میرے نعتِ ختم المرسلیں ﷺ
چادرِ رحمت لیے سر پر، پھسل آتا ہوں میں

میں اُدھر پہنچا، اِدھر پایا نبی ﷺ سے لطفِ خاص
جب بھی آتا ہوں مدینے، برمحل آتا ہوں میں

نامِ سرور ﷺ سُن کے بھی پڑھتے نہیں جس جا درود
چپکے چپکے ایسی محفل سے نکل آتا ہوں میں

آگہی ہے آلؓ و اصحابؓ پیمبر ﷺ سے مجھے
پڑھ کے محفل میں تواریخِ ملل آتا ہوں میں

یا نبی ﷺ ”کرتے نہیں کہتے ہیں جو“ ان کے لیے
بن کے ہر دم دشمنِ مکر و دغل آتا ہوں میں

ہچکچاہٹ تجھ سے ملنے میں مجھے کوئی نہیں
اے اجل طیبہ کو چل، طیبہ کو چل، آتا ہوں میں

جب پلٹتا ہوں درِ سرکارِ والا ﷺ سے رشید
دور کر کے خود ستائی کا خلل آتا ہوں میں

☆☆☆☆☆

مرے ہاں جس قدر طیبہ کی الفت کا ہے سرمایہ
مجھے اب تک نہیں معلوم‘ یہ کتنا ہے سرمایہ

ہمیں اچھا لگا خود اختیاری فقر آقا ﷺ کا
لُغت اپنی جو ہے‘ اس میں بڑا گھاٹا ہے سرمایہ

اسی سے چہرے داغے جائیں گے محشر کے عالم میں
ہماری روح و جاں کے واسطے دھوکا ہے سرمایہ

لکھی ہیں کس قدر نعتیں‘ اگر پوچھو تو یہ پوچھو
اگر جانچو تو یہ جانچو کہ یہ کتنا ہے سرمایہ

یہ ہدیہ ہے حصولِ باغِ جنت کے لیے کافی
جو دولت عشقِ آقا ﷺ کی ہے‘ وہ خاصا ہے سرمایہ

نبی ﷺ کا عشق ہے اپنے لیے سب سے بڑی نعمت
ملا ہے جو ہمیں‘ سب سے یہی اچھا ہے سرمایہ

جو میرے ذہن میں ہے‘ ختم ہونے میں نہیں آتا
کسی نے نعت کا ایسا کبھی دیکھا ہے سرمایہ

محبت بخش کر اپنے حبیب پاک ﷺ کی مجھ کو
خدائے پاک نے کیسا مجھے بخشا ہے سرمایہ

وہاں افلاسِ اعمالِ حسن کا کیا ہے اندیشہ
مدینے میں جو دیدِ تربتِ حمزہؓ ہے سرمایہ

مدینے میں الگ ہے جینے اور مرنے کی اہمیت
وہاں پر جاگنا ثروت ہے اور سونا ہے سرمایہ

یہ سانسیں ہیں ہماری منسلک نعتِ پیمبر ﷺ سے
ہمارے ہر نفس کے ساتھ ہی پیدا ہے سرمایہ

مِرے اُمی نبی ﷺ نے وہ زمانے بھر میں پھیلایا
خدا سے آپ نے جو علم کا پایا ہے سرمایہ

ہمیں کیا واسطہ محمود اس دنیا کی دولت سے
نگاہِ لطفِ سرکارِ جہاں ﷺ اپنا ہے سرمایہ

☆☆☆☆☆

خالق سا نعتِ پاک میں ہم راز چاہیے
ہو نعت کس طرح؟ مجھے آغاز چاہیے

نعت و درودِ پاکِ نبی ﷺ کی ہو بات بس
تم کو جو روزِ حشر کچھ اعزاز چاہیے

پہلا سبق نبی ﷺ نے اخوت کا یہ دیا
کرنا خطا کو بس نظر انداز چاہیے

پہنچو درِ رسولِ امیں ﷺ تک بہ انکسار
فردوس کا اگر تمھیں در باز چاہیے

لازم ہے، ہم صلوٰۃِ نبی ﷺ میں مگن رہیں
خالق کو بھی تو اپنا ہم آواز چاہیے

جو شخص میرے سرورِ دیں ﷺ کا ہے امتی
مدحِ نبی ﷺ میں زمزمہ پرداز چاہیے

پہنچے گی فکر کوئے نبی ﷺ تک مگر ہے شرط
طائر کو عزم و ہمتِ پرواز چاہیے

دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے
الفت رسول ﷺ کی بہ ہر انداز چاہیے

مدحِ نبی ﷺ کی گونج ملے گی چہار سمت
اک ایک فرد گوشِ بر آواز چاہیے

دارالفنا سے چل کے بقائے دوام تک
ہر ہر قدم پہ آپ ﷺ کا اعجاز چاہیے

پائے جو رفعتوں کو زمینِ حجاز کی
تخییل و فکر کا کوئی شہباز چاہیے

چلتا رہے گا سلسلہ تا حشر نعت کا
لیکن سخن میں منفرد انداز چاہیے

محمود فضلِ رب ہو تو مدحِ رسول ﷺ میں
تخییل کو بھی شہپرِ پرواز چاہیے

☆☆☆☆☆

احمد

اللّٰھم صل وسلم و بارک علی سیدنا ۵۱۳
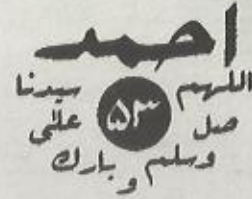
نعت سرکار ﷺ ہوئی جس کے سخن کی صورت
وہ نہ دیکھے گا کبھی رنج و محن کی صورت

کر کے قرآنِ مقدس کی سُور کی تکریم
دیکھ لی لطفِ شہنشاہِ زمن ﷺ کی صورت

لفظ ''نا'' کا کبھی نکلا نہ نبی ﷺ کے منہ سے
ان کے ماتھے پہ کہاں آئی شکن کی صورت

اس کے ہونٹوں پہ کہاں میرے نبی ﷺ کی مدحت
جس نے دیکھی نہیں قرآن و سنن کی صورت

ہجرِ طیبہ کا جو احساس ستاتا ہے انھیں
رنج اٹھاتے ہیں مہ و مہر گہن کی صورت

دوریاں مٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر
رب نے اِسرا کو نکالی جو ملن کی صورت

جملہ اصناف ادب میں مجھے مرغوب ہوئی
نعتِ آقا ﷺ ہے مرے رنگِ سخن کی صورت

مجھ سے کیا پوچھتے ہو طابہ کی عالم تابی
اک خطِ نور ہے ہر ذرہ کرن کی صورت

نعت ہے نکہتِ گل، نعت ہے بلبل کی نوا
محفلِ نعت مجسم ہے چمن کی صورت

عہدِ نو سارے غلامانِ حبیبِ رب ﷺ پر
ظلم آثار ہوا چرخِ کہن کی صورت

سامنے روضہ آقا ﷺ کے اجل آ جائے
واقعہ یوں ہو تو دیکھوں نہ وطن کی صورت

رخ ہے محمود مدینے ہی کی جانب اس کا
لوگ دیکھیں تو مرے فکر کی، فن کی صورت

چھا گیا ابرِ کرم سر پہ ہمارے محمود
نعت میں ڈھل گئی جب فکرِ سخن کی صورت

☆☆☆☆☆

آتا ہے بلاوا مجھے طیبہ کی طرف سے
ہے طرفہ کرم سیدِ والا ﷺ کی طرف سے

ہو نعت کا جو کام، وہ آقا ﷺ کے لیے ہو
ملتا ہے اشارہ یہ "رفعنا" کی طرف سے

پھر کیوں نہ درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھیں ہم
جب حکم ملا ہے ہمیں آیہ کی طرف سے

آقا ﷺ کے کرم سے ہے رواں اپنا سفینہ
کچھ ڈر نہیں پہنائی دریا کی طرف سے

امروز ہے آراستہ جب مدحِ نبی ﷺ سے
اندیشہ ہو کیسا مجھے فردا کی طرف سے

پیچھے ہیں رُسل سارے مرے سرورِ دیں ﷺ کے
اک یہ بھی اشارہ ہوا اقصیٰ کی طرف سے

ہر اوج رہا منتظرِ ناعتِ آقا ﷺ
چشمک ہے یہی بامِ ثریا کی طرف سے

اللہ نے چاہا تو روا پاؤں گا میں بھی
مزمل و مدثر و طٰہٰ کی طرف سے

ہر بار مجھے رحمتِ عالم ﷺ نے نوازا
جنبش جو ہوئی چشمِ تمنا کی طرف سے

ہر سال پہنچ جاتا ہوں سرکار ﷺ کے در تک
یہ سب ہے مرے ربِ تعالیٰ کی طرف سے

آؤ تو کئی بار احد دیکھتے آؤ!
سندیسہ ہے یہ مصعبؓ و حمزہؓ کی طرف سے

تکریم جو کرتے ہیں مری اہلِ مدینہ
اکرام ہے مداحِ آقا ﷺ کی طرف سے

ہدیہ ہے محبت کا مدینے کی طرف کو
محمود سے اک ادنیٰ شناسا کی طرف سے

☆☆☆☆☆

جو دور رہتے ہیں طیبہ سے، خون روتے ہیں
دل و نگاہ کی رعنائیوں کو کھوتے ہیں

حضور ﷺ لیتے ہیں جن کو بھی اپنی اُمت میں
تو ان کو رشتہ اخلاص میں پروتے ہیں

ہمیں زیارتِ طیبہ نصیب ہوتی ہے
ہاں! بدنصیب کوئی اور لوگ ہوتے ہیں

سحر کو اٹھتے ہی آتی ہے لب پہ مدحِ نبی ﷺ
درود پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پہ، تو سوتے ہیں

نہیں ہے جن کو تعلق پیمبر دیں ﷺ سے
وہی ہیں لوگ جو عصیاں کا بار ڈھوتے ہیں

مدیحِ پاکِ نبی ﷺ صبح و شام ہیں کرتے
گناہ گاری کے یوں داغ روز دھوتے ہیں

بہ فیضِ الفتِ محبوبِ خالق و مالک ﷺ
محبتوں کو تو ہم روح میں سموتے ہیں

نبی ﷺ کا سایہ رحمت انھیں نصیب کہاں
عمل کے وقت میں جو محوِ خواب ہوتے ہیں

درود پڑھتے ہیں جو روز و شب پیمبر ﷺ پر
وہی ہیں لوگ جو ممدوح میرے ہوتے ہیں

ملیں گے پھول پھل ان کو بہشت کے محمود
جو یادِ طیبہ اقدس کی فصل بوتے ہیں

☆☆☆☆☆

چپکے سے مدینے میں اجل نے جو صدا دی
گویا مجھے پہلے سے ہی فردوس دکھا دی

چمکا ہے زمانے میں شہِ خاورِ الفت
اس نے ہی تو ہر گوشہ عالم کو ضیا دی

یہ میرا رویہ ہے، یہی میری روش ہے
آقا ﷺ کا سنا ذکر تو گردن بھی جھکا دی

تا حشر میں سرکار ﷺ کا ممنون رہوں گا
ہر چیز مجھے میری طلب سے بھی سوا دی

جس وقت مِرے لب پہ ثنا آئی ہے ان کی
آقا ﷺ نے اسی وقت مجھے اس کی جزا دی

شبہہ نہیں اس میں، ہے درود ایسا وظیفہ
بیمار کو اس ورد سے خالق نے شفا دی

اللہ کے دربار میں شنوائی ہوئی ہے
جب میں نے درِ سرورِ عالم ﷺ پہ صدا دی

جو شخص ہدایت کا طلب گار ہے، سن لے
اللہ نے بھیجا ہے بنا کر انھیں ہادی

میں اپنے مقدر کا ہوں ممنون کہ اس نے
مجھ ایسے کو مداحیِ محبوبِ خدا ﷺ دی

یہ خاص کرم مجھ پہ مِرے رب کا ہوا ہے
تشویقِ حضوریِ درِ شاہِ ہدیٰ ﷺ دی

سرکار ﷺ کی رحمت کا تہِ دل سے ہوں ممنون
طیبہ کی زمیں جس نے کئی بار دکھا دی

میرا بھی ہوا ذکر پئے عرشِ الٰہی
جب لے میں ملائک کی، صدا میں نے ملا دی

ان کا جو نہیں، اس سے نہیں میرا تعلق
تفریق کو محمود نے دیوار اٹھا دی

☆☆☆☆☆

وہ شخص بختوں سے شناسا نہ ہو سکا
جو زندگی میں زائرِ طیبہ نہ ہو سکا

ان ﷺ کا نہ کوئی ہو سکا بخشش کے باب میں
اور عاصیوں میں بھی کوئی مجھ سا نہ ہو سکا

قوسین میں ہوئی جو ملاقات، اس میں بھی
کچھ اختلافِ صورت و معنیٰ نہ ہو سکا

اسرا میں گفتگو جو ہوئی، راز بن گئی
اور راز بھی وہ راز کہ افشا نہ ہو سکا

سورج کو ذرہ ہائے مدینہ سے ربط کیا
ضو ریز و ضو فروز وہ ایسا نہ ہو سکا

میرے نبی ﷺ کا ہاتھ ید اللہ ہو گیا
صد مرحبا کہ یہ یدِ بیضا نہ ہو سکا

میثاقِ انبیاء و رسلؑ اس پہ ہے گواہ
من جملہ انبیاؑ میں بھی ان ﷺ سا نہ ہو سکا

دھن تھی تو ہم کو الفتِ سرکار ﷺ ہی کی تھی
ہر چند ہم سے عشق کا دعویٰ نہ ہو سکا

جب من رانی قد را الحق کہ دیا گیا
کشفِ حجاب ہو گیا، پردہ نہ ہو سکا

مظہر صفاتِ حق کے پیمبر ﷺ تھے اور ہیں
پنہاں ہے جو ازل سے، وہ پیدا نہ ہو سکا

جس نے پڑھا حبیبِ خدا ﷺ پر درود کم
محشر کے روز اس کا مداوا نہ ہو سکا

سوچا تھا، اب کے طائف و خیبر بھی جاؤں گا
تکمیل آشنا یہ ارادہ نہ ہو سکا

الفت کی بات لب پہ، عمل سے مگر تہی
جیسا وہ چاہتے ہیں، میں ویسا نہ ہو سکا

آلودہ اپنے ہاتھ ہیں، جالی سے کیوں لگیں
اس ڈر سے پیدا دل میں یہ جذبہ نہ ہو سکا

جاتا رہا مدینہ کو محمود بار بار
پُر اس طرح سے ظرف کا پیمانہ ہو سکا

☆☆☆☆☆

وردِ درود صبح و مسا ہو تو بات ہے
یوں احترامِ وحیِ خدا ہو تو بات ہے

ہیں قولِ مصطفیٰ ﷺ میں ہدایات سیکڑوں
لیکن ہمارا گوش کھلا ہو تو بات ہے

توسین کیا ہیں، اُن سے بھی کم قربتیں ہیں کیا؟
کچھ ان حقیقتوں کا پتا ہو تو بات ہے

اک بات ہے جو دل میں ہو یادِ نبی ﷺ کی بات
ہونٹوں پہ بھی انھی کی ثنا ہو تو بات ہے

منہ میں زباں ہو مدحِ رسولِ کریم ﷺ کو
دل میں خیالِ طیبہ بسا ہو تو بات ہے

چلتے ہوئے حضور ﷺ کے دربار کی طرف
اپنا بھی تو نہ اپنا رہا ہو تو بات ہے

ہے قرض ہم پہ سرورِ کونین ﷺ پر درود
محشر سے پہلے پہلے ادا ہو تو بات ہے

سو بار حاضری ہو دیار حضور ﷺ میں
اک یہ دعا ہی صبح و مسا ہو تو بات ہے

مکے ہی سے جو آ گیا، یہ بات ہے بھلا
آقا ﷺ کے شہر تک جو گیا ہو تو بات ہے

ساری عبادتیں ہیں بجا، اس میں شک نہیں
حرفِ درودِ پاک کہا ہو تو بات ہے

محمود حقِ نعت کوئی کیا کرے ادا
تیری طرح کی طرزِ ادا ہو تو بات ہے

محمود بے ہنر ہی سہی، پھر بھی دوستو!
محمود سا جو مدح سرا ہو تو بات ہے

☆☆☆☆☆

ہم نے جو فرضِ الفتِ نسبت ادا کیا
نذرانہ محبتِ حضرت ﷺ ادا کیا

کیا کیا عنایتیں ہوئیں ہم پر حضور ﷺ کی
حق ان کا ہم نے کب کسی صورت ادا کیا

وہ کون مدعی ہے، ذرا سامنے تو آئے
کہتا ہے کون، اجرِ رسالت اد ا کیا

میں نے بوقتِ حاضریِ شہرِ مصطفیٰ
ہدیہ بشکلِ اشکِ ندامت ادا کیا

نعتیں کہیں صبح و مسا جب تو اس طرح
جرمانہِ شبانہِ فرصت ادا کیا

ہر رنج و غم میں ورد کیا ہے درود کا
یہ فرض کیا بوقتِ ضرورت ادا کیا

نعت و درودِ آقا و مولا ﷺ کی شکل میں
میں نے یہیں پہ ہدیہ جنت ادا کیا

کیا دیں پہ جان دینے کا ہے داعیہ ہمیں؟
کیا ہم نے حقِ الفتِ عترت ادا کیا

طیبہ سے واپسی پہ کیے سجدہ ہائے شکر
یوں صدقہ سکونِ طبیعت ادا کیا

اشکِ رواں کی شکل میں اربابِ عشق نے
خاموش رہ کے حقِ زیارت ادا کیا

مدحت سرا ہے تو بھی مگر یہ بتا رشید
اک نے بھی حقِ مدحِ رسالت ادا کیا؟

☆☆☆☆☆

رکھے اس در پہ جب جبیں ہوتے
ہم فرشتوں کے خوشہ چیں ہوتے

داد گر حشر میں مجھ ایسوں کے
شافعِ جملہ مذنبیں ﷺ ہوتے

ہوتے دریوزہ گر جو طیبہ کے
لوگ وہ کس قدر حسیں ہوتے

ان کی صورت نبی ﷺ کو بھا جاتی
وہ جو اعمال میں حسیں ہوتے

پاتے آقا ﷺ کا سایہ رحمت
لوگ گر صاحبِ یقیں ہوتے

رُخ ترا ہوتا گر سوئے طیبہ
سب قدم منزل آفریں ہوتے

ہوتے اپنے حضور ﷺ کے منگتے
پیرہن اپنے کاغذیں ہوتے

باغِ رضواں کے اولیں باسی
امتی ان ﷺ کے بالیقیں ہوتے

وہ جو بستے دل و نظر میں مری
شہرِ سرکار ﷺ کے مکیں ہوتے

ذرے بنتے جو ہم مدینے کے
خاتمِ عشق کے نگیں ہوتے

روزِ محشر مرے شفاعت گر
صادق الوعد اور امیں ﷺ ہوتے

یاد آتی جب ان ﷺ کی مکہ میں
لمحے وہ وجد آفریں ہوتے

پیار ہوتا جو طیبہ سے محمود
پہنچے ہر مرتبہ وہیں ہوتے

☆☆☆☆☆

اسوہ رسولِ پاک ﷺ کا معیار جانیے
اس کے سوا ہدایتِ فکر و عمل نہیں

نورِ رسول ﷺ اس کو نظر آئے کس طرح
آئینہ جس کی آنکھ پہ نورِ ازل نہیں

سرکار ﷺ نے دیا ہے جو دنیا کو حشر تک
ایسے نظام میں کوئی رد و بدل نہیں

مامور ہوں میں خدمتِ نعتِ رسول ﷺ پر
کیا میری عرضِ شوق کا یہ ماحصل نہیں

طیبہ رسا ہوں، پاؤں نہ کس طرح التفات
کیا ہر عمل کا لازمی ردِ عمل نہیں

ہر سال شہرِ آقا و مولا ﷺ میں حاضری
نعمت ہے ایسی، کوئی بھی نعم البدل نہیں

خوش بختیوں پہ اپنی، نہ کیوں مجھ کو ناز ہو
جب بے نیازِ نعت کوئی ایک پل نہیں

محمود لطف و فیضِ رسول کریم ﷺ سے
حاصل نیاز کیشیِ اہلِ دول نہیں

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علیٰ سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

اس شخص کے دماغ میں کیسے خلل نہیں
جو طیبہ کی طرف کو چلا سر کے بل نہیں

آقا ﷺ کی ہر حدیث کو دل سے پڑھو، سنو
کیا بات بات آپ کی، درسِ عمل نہیں؟

دستور زندگی کا دیا جو حضور ﷺ نے
تغییر سے وہ ہٹ کے نہیں؟ کیا اٹل نہیں؟

سرکار ﷺ کے علاوہ کسی کی ثنا میں فکر
مزرع ہے ایسی جس میں کوئی پھول پھل نہیں

جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا
پھر اس سے دور بارگہِ لم یزل نہیں

بارِ فراقِ طیبہ اٹھا کر رواں ہوں میں
پاؤں ابھی تواں ہیں، گو شانوں میں بل نہیں

وہ جانتا ہے، کتنا اہم ہے درودِ پاک
جس شخص کے دماغ میں کوئی خلل نہیں

مشکل تھی گفتگو سرِ سینا کلیم کو
اور لامکاں پہ جانا تھا آساں حضور ﷺ پر

توصیف میں حضور ﷺ کی ہر شعر تھا رجز
جذبے نثار کرتے تھے حسانؓ حضور ﷺ پر

اعمال میرے حق میں نہ تلتے تو کس طرح
مجھ کو بھروسا تھا سرِ میزاں حضور ﷺ پر

قربان ہو رہا ہے بڑے انکسار سے
قسمت کا میری، اخترِ تاباں حضور ﷺ پر

اہلِ دوَل کے مال پر رکھیں نہ پھر نظر
رکھیں اگر یقین ثنا خواں حضور ﷺ پر

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے شہیدوں سے پوچھ لو
دیتے ہیں جان کیسے مسلماں حضور ﷺ پر

قربان جان و مال بھی ہو، آبرو بھی ہو
اے مومنو حضورؐ پر، ہاں ہاں، حضور ﷺ پر

محمود میرا عہد ہے رب کریم سے
لکھتا رہوں گا مدح کے دیواں حضور ﷺ پر

☆☆☆☆☆

کرتا ہے اعتماد جب رحماں حضور ﷺ پر
نظریں لگیں نہ کیوں پئے احساں حضور ﷺ پر

باتیں خدا نے آپ سے کیں بالمشافہہ
جبریلؑ لائے مصحفِ قرآں حضور ﷺ پر

اسلام کیا ہے، دین کا اصل الاصول کیا
ایماں خدا کی ذات پر، ایقاں حضور ﷺ پر

پائیں گے روزِ حشر شفاعت حضور ﷺ کی
عصیاں شعار کیوں نہ ہوں نازاں حضور ﷺ پر

قسمت جو ساتھ دے تو مرے دوستو! کرو
قرباں متاعِ روح و دل و جاں حضور ﷺ پر

وحدانیتِ رب کی حقیقت نہ پاؤں گا
جب تک نہ میرا پختہ ہو ایماں حضور ﷺ پر

بے رنگ و بدنما تھی یہ دنیائے رنگ و بو
آئے حضور ﷺ تو ہوئی ترتیب چار سُو

آقا حضور ﷺ ایسے سمندر ہیں، جس سے ہے
جاری اک اک مقام پہ حکمت کی آبجو

پوشیدہ کوئی بات نہیں ہے حضور ﷺ سے
میرے حضور ﷺ جانتے ہیں میری آرزو

وردِ درود فرض ہے، وردِ سلام فرض
ارشادِ رب ہے ''صلوا علیه وسلموا''

چہرہ ہو گردِ راہِ منزل سے تابناک
خواہش ہے یہ حسین و دلآویز و خوبرو

مجھ پر کرم حضور ﷺ کا اس وقت دیکھنا
روزِ نشور ہوں گا جب میں ان کے روبرو

دنیا میں روسیاہی اعمال ساتھ تھی
ان کے کرم سے حشر میں لیکن ہیں سُرخ رُو

محور ہے گفتگو کا ہماری، درودِ پاک
رکھتے ہیں ہم بھی دیدہ وراں! ذوقِ گفتگو

وہ کیفیت بتا نہ سکوں گا کسی کو میں
صُفہ میں آ کے بیٹھ گیا جب میں قبلہ رُو

سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس میں مروں
عزت مری یہی ہے، یہی میری آبرو

محمود جن کے ہونٹوں پہ نعتِ حضور ﷺ ہے
مردانِ خوش نہاد ہیں، شبانِ پاک خُو

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

ایمان بالیقیں ہے محبت رسول ﷺ کی
جب دل میں جاگزیں ہے محبت رسول ﷺ کی

الفت خدا کی جس جگہ حق الیقین ہے
عین الیقیں وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

آسان کیوں نہ جادہ طیبہ ہو ہر قدم
جب منزل آفریں ہے محبت رسول ﷺ کی

ہوتے ہیں سرنجم وہیں اربابِ حق شناس
ملتی جہاں کہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

کھلتے ہیں جس میں الفتِ خالق کے پھول روز
زرخیز وہ زمیں ہے محبت رسول ﷺ کی

تو آدمی کہاں ہے، تو ہے ننگِ آدمی
دل میں اگر نہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

جب وقت آ پڑا تو لہو رنگ ہو گئی
ویسے تو شبنمیں ہے محبت رسول ﷺ کی

صبح و مسا مدیحِ پیمبر ﷺ لبوں پہ ہے
یوں قلب میں مکیں ہے محبت رسول ﷺ کی

ہم پر کرم یہ خالق و مالک کا کم نہیں
جس جا ہیں ہم، وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

محمود ٹھہری عشق کے درجے پہ آخرش
اس درجہ دل نشیں ہے محبت رسول ﷺ کی

☆☆☆☆☆
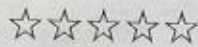
احمد

اللہم صل علیٰ سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

پڑھتے تھے درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمیشہ
رضواں ہمیں فردوس میں کیوں پوچھتا ورنہ

سرکار دو عالم ﷺ کی نظر ہم پہ رہی ہے
حیرت سے زمانہ ہمیں کیوں دیکھتا ورنہ

یہ کعبہ اقدس ہی کا فیضان ہے لاریب
ملتا نہ مدینے کا ہمیں راستا ورنہ

کہتے ہیں شفاعت کے طلب گار ہی نعتیں
ہوتا نہ کسی لب کو بھی یہ حوصلہ ورنہ

وہ تو مجھے اللہ نے در ان کا دکھایا
حل کوئی بھی ہوتا نہ مرا مسئلہ ورنہ

میزاں پہ نظر شافع محشر ﷺ کی رہی ہے
ہوتا مرے حق میں نہ کوئی فیصلہ ورنہ

کام ان کے اشارے نے کیا حشر کے دن بھی
اس بھیڑ میں ملتا نہ مجھے راستا ورنہ

آقا ﷺ کے کرم ہی سے ملی راہِ مدینہ
اٹھتا نہ کبھی قلب میں یہ ولولہ ورنہ

باطل کا پیمبر ﷺ ہی نے بطلان کیا ہے
یہ عہد تو طاغوت کو حق مانتا ورنہ

سرکار ﷺ کی تعلیمِ طریقت کا اثر ہے
ہونا تھا دلوں کا نہ کبھی تزکیہ ورنہ

آقا ﷺ کی وساطت سے ہے عرفان خدا کا
پاتا نہ کبھی فرد کوئی مرتبہ ورنہ

سرکار ﷺ وسیلہ ہوئے، حق بات یہی ہے
اللہ سے ہوتا نہ کوئی رابطہ ورنہ

تم کہتے رہو، خالق و آقا ﷺ میں نہیں اُنس
شک کا تو نہیں اس میں ذرا شائبہ ورنہ

ہیں سامنے سرکار ﷺ کی عاداتِ کریمہ
ہوتا نہ یہ حسنات کا بھی سلسلہ ورنہ

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

نبی ﷺ کے آگے جو چاہو وہ مدعا رکھنا
کہ جانتے ہیں کرم کرنا اور عطا رکھنا

جو چاہتے ہو محبت ملے خدا کی تمھیں
تو دل میں الفتِ محبوبِ کبریا ﷺ رکھنا

درودِ پاکِ نبی ﷺ یا مدیحِ سرورِ دیں ﷺ
انھی وسیلوں سے ہر آہ کو رسا رکھنا

نبی ﷺ کے در سے محبت کا جوڑ کر رشتہ
تم اس طرح سے ہر اک چیز کا پتا رکھنا

جو چاہو حشر کے دن سائبانِ عرش ملے
فقط درودِ پیمبر ﷺ سے واسطہ رکھنا

مواجہہ پہ تمھاری اگر رسائی ہو
درود پڑھنا، نگاہوں کو بھی جھکا رکھنا

پہنچ گئے ہو جو دولت سرائے سرور ﷺ تک
طلب کو حد سے اگر چاہو تو سوا رکھنا

قسیم رزق پیمبر ﷺ سے جوڑ کر ناتا
تم اپنے آپ کو رزاق تک رسا رکھنا

کسی بھی چیز کی تم کو کمی نہ آئے گی
نبی ﷺ کی آلؓ کا خود کو مگر گدا رکھنا

جو پیار ہے تو پھر اظہار بھی ضروری ہے
حبیبِ پاک ﷺ سے جذبوں کو کیا چھپا رکھنا

"حضور ﷺ آپ تمھاری مدد کو آئیں گے"
لحد میں جا کے یہ ایقاں کا در کھلا رکھنا

مدینے اب کے بھی محمود وہ بلائیں گے
تم اپنے ہجر زدہ دل کو باوفا رکھنا

☆☆☆☆☆

احمد

اللّٰھم صل علی سیدنا وسلم و بارک

۵۳

درِ سرکار ﷺ پہ گر ہاتھ اٹھا رکھے ہیں
سر بصد عجز گداؤں نے جھکا رکھے ہیں

اس نے لکھی ہے اک اک ذرے پہ آقا ﷺ کی ثنا
آسماں اور زمیں جس نے بنا رکھے ہیں

ہم کو ہے خوف قیامت کا، نہ ڈر دوزخ کا
حوصلے اپنے، پیمبر ﷺ نے بڑھا رکھے ہیں

یہ سخاوت، یہ کرم اور یہ مروت ان کی
اپنے دامن میں گنہگار چھپا رکھے ہیں

شکر، صد شکرِ خدا، شعروں میں اپنے ہم نے
احساساتِ عقیدت جو ملا رکھے ہیں

ہم کو سرکار ﷺ عطا کیجیے در کا صدقہ
لیجیے، ہم نے بھی یہ ہاتھ بڑھا رکھے ہیں

آشتی کے ہیں صحائف یہ مری نعت کے لفظ
یہ خریطے بھی پیمبر ﷺ سے لکھا رکھے ہیں

"فاخلع نعلیک" کا فرمان ہے موسیٰ کے لیے
نعلِ سرکار ﷺ سرِ عرشِ علیٰ رکھے ہیں

محترم نسبتِ سرور ﷺ سے ہوئے سارے مقام
کچھ مگر تا بہ حدِ ارضِ قُبا رکھے ہیں

میرے سرکار ﷺ مدد، دنیا میں کچھ لوگوں نے
حشر میں حشر بہ ہر گام اٹھا رکھے ہیں

صفحہ میں حُسنِ تخیل تھا الگ اک اک سے
بابِ جبریل پہ جذبات جُدا رکھے ہیں

مانی جائے گی ہماری بھی، طفیلِ سرور ﷺ
آج جو ہم نے اٹھا دستِ دُعا رکھے ہیں

جس قدر عشق و محبت کے تھے جذبے اپنے
نعتِ منعوتِ حقیقی ﷺ میں وہ لا رکھے ہیں

لختِ دل ہم نے بھی محمود پئے عجزِ خیال
اپنے شعروں میں بہ ہر صبح و مسا رکھے ہیں

☆☆☆☆☆

غم اس بنا پہ اپنے ہوئے ہیں تمام ختم
ہو گی کبھی نہ رحمتِ خیرالانام ﷺ ختم

آدمؑ سے چل رہا تھا رسالت کا سلسلہ
سرکار ﷺ پر ہوا ہے یہ سب انصرام ختم

اس دن بھی ہو گا لب پہ درودِ حضورِ پاک ﷺ
جس روز ہو گا سلسلۂ صبح و شام ختم

کعبے کا ایک گوشہ یا دہلیزِ مصطفیٰ ﷺ
ان جگہوں پر ہے اہتمامِ استلام ختم

جس دن سے آ گیا ہے نظامِ رسولِ پاک ﷺ
اس دن سے قبل کے ہوئے سارے نظام ختم

نبیوںؑ کا عہد تھا کہ اگر آ گئے حضور ﷺ
اپنی نبوتوں کو کریں گے تمام ختم

توقیرِ مصطفیٰ ﷺ میں جو کرتے ہیں کچھ کمی
ان سے ہیں سارے رشتہ ہائے احترام ختم

قدمین میں کبھی نہ اٹھایا کسی نے سر
ہوتا مواجہہ سے نہیں اژدہام ختم

دن نصف لاکھ سال کا ہے اس کے ختم تک
ہو گا مرے حضور ﷺ کا کب فیضِ عام ختم

کن کن نہ عظمتوں سے نوازے گئے حضور ﷺ
میرے نبی پاک ﷺ پر ہے ہر مقام ختم

جب سے درود و نعتِ پیمبر ﷺ میں لگ گیا
جتنے بھی تھے غلط وہ ہوئے سارے کام ختم

سرکار ﷺ ہم پہ کیجئے للہ اک نظر
ہم میں ہوئی تمیزِ حلال و حرام ختم

مدحِ نبی ﷺ سے جو بھی رہا دور اے رشید
ختم اس سے رسم و راہ ہے اور ہے کلام ختم

☆☆☆☆☆

دنیا کی آپ ہی سے ہوئی زین یا نبی ﷺ
عظمت نشاں ہیں آپ سے حرمین یا نبی ﷺ

لطف و کرم کی کیجئے ہم پر بھی اک نظر
ماںؓ باپؓ آپ کے ہیں کریمین یا نبی ﷺ

رویت سے اپنی کیجئے اک بار بہرہ ور
کب سے ترس رہے ہیں یہ عینین یا نبی ﷺ

رب کریم و بندہ عصیاں شعار کے
اک واسطہ ہیں آپ ہی مابین یا نبی ﷺ

سایۂ بروز و مثل کئی آپ کا نہیں
پھر کس طرح ہو آپ کا ساعین یا نبی ﷺ

دیدِ دیارِ پاک سے ان کو نوازیے
اشکوں سے باوضو ہیں مرے نین یا نبی ﷺ

ان کو جواب دیجئے للہ آپ ہی
پوچھیں جو بات مجھ سے نکیرین یا نبی ﷺ

اولاد بوالبشرؑ پہ ہوا آپ کا کرم
اس کو ملی ہے عظمتِ دارین یا نبی ﷺ

نعتوں میں انہماک ہے جس طرح آج کل
گزریں مرے اسی طرح دن رین یا نبی ﷺ

اک بار سال میں تو ملے مجھ کو اذنِ دید
ملتا ہے بس اسی سے مجھے چین یا نبی ﷺ

محتاج آپ ہی کی نگاہِ کرم کا ہے
وہ کوئی غم زدہ ہو یا بے چین یا نبی ﷺ

جو جو بھی کی ہے آپ کی دہلیز پر دعا
مقبول کیجئے صدقہ سبطین ﷺ یا نبی ﷺ

ہر سال دیکھتا ہوں جنھیں دل کی آنکھ سے
دنیا سے ماورا ہیں وہ حرمین یا نبی ﷺ

دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑھ کے ہو گئی
میرے لیے زیارتِ قدمین یا نبی ﷺ

ظاہر ربوبیت بھی خدا کی ہے آپ سے
ہیں آپ وجہِ خلقتِ کونین یا نبی ﷺ

☆☆☆☆☆

کرتی ہوں گی اپنے ہاں اس کو محافل نعت کی
میں بتائے دیتا ہوں رضواں کو اتنا پیشگی

کیا مفاعلین، مفاعلین، فعولن شاعری
فعل کیسے ہیں، عمل کیسا ہے، دیکھیں گے نبی ﷺ

بھیجا عبداللہ کے گھروں میں رسولِ آخری ﷺ
جب خدائے پاک نے دنیا کی چاہی بہتری

جب مرے سرکار ﷺ نے مکہ میں فرمایا ظہور
ہر خزاں دیدہ چمن پر آیا دورِ غنچگی

ناخدا بھیجا خدا نے صورتِ محبوب پاک ﷺ
پیشتر اس سے کہ اچھائی کی نیا ڈوبتی

پوری فرمائے چلے جاتے ہیں ہر خواہش مری
جانے دیتے ہی نہیں سرکار ﷺ کوئی ان سنی

جو بھی کی ہم نے گزارش، وہ پذیرا ہو گئی
کام آئی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عاجزی

ہر مسرت، ہر غم و رنج و الم، ہر حال میں
جائے طیبہ کے علاوہ اور کہاں یہ آدمی

پے بہ پے اک رقص ہوتا ہے مرے جذبات میں
میرے آقا ﷺ مجھ کو جب دیتے ہیں اذنِ حاضری

ہر قدم اس کو ملی ہے چاہت اور اپنائیت
جب گیا ہے طیبہ اقدس میں کوئی اجنبی

زندگی کے ساتھ ہے نعت و درودِ مصطفیٰ ﷺ
ذوق یہ وقتی کہاں ہے، اور کہاں ہے عارضی

مدح کی باتیں اطاعت تک پہنچنی چاہییں
ورنہ ٹھہرے گی یہ جملہ کارروائی کاغذی

تھا شغف ان کو شجاعت سے، جری تھے سربسر
بزدلی بھی کیا پسندِ خاطرِ آقا ﷺ رہی؟

بحرِ استعجاب و حیرت میں ہو وہ محمود غرق
ہو جو سرور ﷺ کی حقیقت سے کسی کو آگہی

☆☆☆☆☆

کرے عروض کی مدحت نگار پابندی
برائے نعت ہے یہ سازگار پابندی

سوائے نعتِ نبی ﷺ، اور کچھ نہ لکھیں گے
یہ ہم نے آپ ہی کی اختیار پابندی

اک ایک حرف مودب ہو، ان کے لائق ہو
ہے نعت کے لیے لازم حصار پابندی

رسولِ پاک ﷺ کو بھیجیں درود صبح و مسا
یہ ہے برائے صغار و کبار پابندی

ہر ایک شخص یہاں نعت بھی سنائے گا
بروزِ حشر ہو یہ خوشگوار پابندی

نبی ﷺ کے شہر کی تکریم سب پہ لازم ہے
کہ ہے وہاں پہ یمین و یسار پابندی

درِ نبی ﷺ پہ کھڑے ہیں نظر جھکائے ہوئے
عمل میں اپنے ہے یہ شاہکار پابندی

نبی ﷺ کی عزت و توقیر میں نہ حرف آئے
ہاں اہلِ عشق پہ ہے بے شمار پابندی

مری نگاہ میں تو یہ بھی اک قرینہ ہے
مواجھہ میں لگی ہے قطار پابندی

جو ہوتی جالیوں ہی تک کہ مت چھوئیں ان کو
قبول کرتے بصد انکسار پابندی

مگر جو اور ہے، وہ بے جواز ہے یکسر
لگاتے ہیں جو وہاں چوبدار پابندی

نبی ﷺ کے شہر میں، دربار مصطفائی ﷺ پر
یا اور اس کے ہے قرب و جوار پابندی

عمل میں جن کے مخالف نبی ﷺ کی سنت کے
لگے گی ایسوں پہ انجام کار پابندی

پڑھیں گے کوئی نہ کوئی حدیث روزانہ
لگائی ہم نے ہے خود پر یہ پیار پابندی

برائے طیبہ ہو میری روانگی ہر سال
لگائے مجھ پہ مرا کردگار پابندی

پڑھیں گے حشر کو بھی ہاتھ باندھ کر نعتیں
رہے گی ہم پہ وہاں برقرار پابندی

ہمیں تو جانا ہے، جاتے رہیں گے طیبہ تک
لگانے والے لگائیں ہزار پابندی

اثر نہیں ہے ذرا ذوق نعت پر میرے
لگائیں شوق سے لیل و نہار پابندی

پڑھے نہ نعت کوئی نعت خواں وضو کے بغیر
لگے یہ سب پہ مگر یادگار پابندی

تعلیوں پہ لگے نعت گو کی اے محمود
بنامِ گرمی روزِ شمار پابندی

☆☆☆☆☆

درودِ پاکِ رسولِ انام ﷺ پیش کرو
بعونِ ربِ جہاں صبح و شام پیش کرو

بلائے جاؤ گے ہر سال شہرِ سرور ﷺ میں
دل و نظر سے اگر احترام پیش کرو

فرشتے شاعرِ دربارِ مصطفیٰ ﷺ مانیں
بہ شکلِ نعت جو اپنا کلام پیش کرو

ملے گا حکم یہ پہلا ہمیں قیامت میں
"مدیحِ سرورِ عالی مقام ﷺ پیش کرو"

درِ حضور ﷺ پہ جاؤ تو پھر بہ پاسِ ادب
انھیں پسند جو آئے وہ کام پیش کرو

حسینؓ کا ہو، حسنؓ کا ہو یا اسامہؓ کا
پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ نام پیش کرو

ہمیں یہ حکم ملا ہے خدائے برتر سے
حضورِ شاہ ﷺ درود و سلام پیش کرو

میانِ حشر بھی کرتے رہو حضور ﷺ کا ذکر
ولائے پاکِ نبی ﷺ میں دوام پیش کرو

شبانہ روز معین کرو کوئی تعداد
درودِ پاک کا کچھ التزام پیش کرو

درود بھیج کر ان کے حضور میں پہلے
حضورِ شاہ مدینہ ﷺ سلام پیش کرو

مدینہ جس نے نہ دیکھا ہو اور پھرے خوش خوش
جہاں میں ایسا کوئی شاد کام پیش کرو

نظام حرفِ غلط کی طرح مٹیں سارے
اگر رشید نبی ﷺ کا نظام پیش کرو

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

خیر کا پیغام ہر قولِ نبی ﷺ
سامنے شر کے سپر قولِ نبی ﷺ

کبریا کے قول سے ثابت ہوا
سر بسر سچا ہے ہر قولِ نبی ﷺ

اک محیطِ علم و حکمت پھر بھی ہے
خواہ ٹھہرے مختصر قولِ نبی ﷺ

آئنہ کہیے کلامِ پاک کا
ہے مصفا اس قدر قولِ نبی ﷺ

پھر کہو شام و سحر صل علیٰ
پھر سنو شام و سحر قولِ نبی ﷺ

موم ہو جاتا ہے پتھر کا بھی دل
رکھتا ہے ایسا اثر قولِ نبی ﷺ

پاتا جائے رب سے نعمت آدمی
مت بھلائے عمر بھر قولِ نبی ﷺ

اس سے توحید آشنا دنیا ہوئی
ایسا ہے وحدت اثر قولِ نبی ﷺ

ہے مفاہیم کلام اللہ کا
ایک حسنِ منتشر قولِ نبی ﷺ

جتنے ہیں اقوالِ زریں، خوب ہیں
سب سے لیکن معتبر قولِ نبی ﷺ

اولیاء اللہ جب کرتے ہیں بات
رکھتے ہیں زیرِ نظر قولِ نبی ﷺ

تو بھی ہو محبوبِ خالق ﷺ کا محبّ
خود پہ نافذ کر مگر قولِ نبی ﷺ

حکمت قرآں ہو اس پر آشکار
جب سنے کوئی بشر قولِ نبی ﷺ

ہے ادھر صادق کلام کبریا
اور سچا ہے ادھر قولِ نبی ﷺ

پے بہ پے محمود پاتے ہیں جلو
دیکھ کر فکر و نظر، قولِ نبی ﷺ

☆☆☆☆☆

دل میں ہے اپنے الفتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
قائم کریں گے حُجتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

مال و منال و جاہ و حشم سب حقیر ہیں
دل میں اگر ہے دولتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

ایمان کی اساس یہی، اصلِ دیں یہی
ایقان خدا کا، الفتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

اَسرارِ معرفت کُھلے اُس خوش نصیب پر
جس پر کُھلی حقیقتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

جاں دینا ان کے واسطے اک کھیل ہو گیا
جن کو ملی بصیرتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

ہم قادیانیت کے مخالف ہیں بے طرح
اس کا سبب ہے نسبتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

ہم جان وار سکتے ہیں محمود بے دریغ
کرتے ہوئے حفاظتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

احمد

اللھم صل علی سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

حروف ثنا زندگی کہ رہی ہے
زباں میری ''یا سیدی ﷺ'' کہ رہی ہے

جو چاہو سو مانگو' جو مانگو سو پا لو
یہ آقا ﷺ کی دریا دلی کہ رہی ہے

میں آئی ہوں دربارِ آقا ﷺ سے ہو کے
یہ بندے کی خالق رسی کہ رہی ہے

ضیاؤں کا منبع ہے گردِ مدینہ
یہ وجدان کی روشنی کہ رہی ہے

جو طاعت نبی ﷺ کی کرے گا' بچے گا
خرد کہ رہی ' آگہی کہ رہی ہے

خدا جانتا ہے کہ در پر نبی ﷺ کے
بہت کچھ مری خامشی کہ رہی ہے

یہ دیکھا خدا نے کہ اسرا کی شب بھی
زبانِ نبی ﷺ ''امتی'' کہ رہی ہے

مری بدنصیبی کہ سنتا نہیں ہوں
جو کچھ کان میں بوذری کہ رہی ہے

یہاں آ کے مرنا ہے تا حشر جینا
سنو' کیا نبی ﷺ کی گلی کہ رہی ہے

ہو رخ چشمِ رحمت کا آقا ﷺ' ادھر بھی
لب عجز سے بے کسی کہ رہی ہے

مجھے موت آ جائے شہرِ نبی ﷺ میں
یہ مجھ سے مری زندگی کہ رہی ہے

کسی کو پتا ہے کہ قدمین میں کیا
نبی ﷺ سے نگہ کی نمی کہ رہی ہے

مرا ساتھ دینا' یہ حکمِ نبی ﷺ ہے
مجھے زیرِ لب راستی کہ رہی ہے

پڑا کام جنت کو کیا نعت گو سے
وہ کیا اس سے کچھ واقعی کہ رہی ہے

صدی ایک چوتھائی محمود گزری
کہ میری زباں نعت ہی کہ رہی ہے

☆☆☆☆☆

احمد

اللھم صل علیٰ سیدنا ۵۳ وسلم و بارک

طیبہ ہی میں ہو زندگی کی شامِ دلنواز
دیکھیں سب آ کے میرا یہ انجامِ دلنواز

احکام وہ مرے ہیں، کہا ذوالجلال نے
جو میرے مصطفیٰ ﷺ کے ہیں احکامِ دلنواز

وہ قدسیانِ عرش کے بھی دل کو بھا گئے
ہم نے جو نعت میں کیے اقدامِ دلنواز

جب بھی طوافِ کعبہ ہو میرے نصیب میں
پہنوں میں گردِ طیبہ کا احرامِ دلنواز

تو ہے نبی ﷺ کی چشمِ عقیدت نواز میں
ہوتا ہے صبح و شام یہ الہامِ دل نواز

رکنا مرا محال ہو، ٹھہروں نہ ایک پل
طیبہ سے آئے جب مجھے پیغامِ دل نواز

میرے نبی ﷺ ہیں شافعِ ہر معصیت شعار
الطاف دل نشیں ہے، یہ اکرام دل نواز

زمزم جو پی رہا ہوں مسلسل تو ہے یقیں
کوثر کا دیں گے آقا ﷺ، مرے جامِ دل نواز

محمود التجا ہے یہی اور دُعا یہی
طیبہ میں ہو حیات کا اِتمامِ دلنواز